آئینہ ہاتھ میں لے اور بار بار دیکھ
اے گل اپنے حسن کی آپ ہی بہار دیکھ

آئینہ احمدیت

مصنف

ابن سرور ابوالشہید
حضرت مولانا حافظ عبد الرحمن صاحب مدظلہ
شاہ عالمی مظفر گڑھی
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر
اِدارہ نفیس الحسینیہ
جامع مسجد توحید
9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالىٰ في القرآن العزيز

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن

رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الأحزاب)

قال النبي صلى الله عليه وسلم

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

آئینہ ہاتھ میں لے اور بار بار دیکھ
اے گل اپنے حسن کی آپ ہی بہار دیکھ

آئینہ احمدیت

مصنف

ابن سرور ابوالشہید
حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ
شاہ عالمی مظفرگڑھی
سابق طالبعلم دارالعلوم دیوبند (انڈیا)
خلیفہ مجاز سید نفیس الحسینی شاہ صاحب و سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں

ناشر ادارہ نفیس الحسینیہ مسجد توحید
9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

نام کتاب .... آئینہ احمدیت
مؤلف .... ابن سرور ابوالشہید حافظ عبدالرحمٰن

طبع سوئم .... ایک ہزار
تاریخ طبع 2009ء

پرنٹرز .... صدیقی دارلکتابت
ڈیزائنگ .... حافظ محمد افضل
کمپوزنگ .... عادل شہزاد

ملنے کا پتہ

مکتبہ قاسمیہ
اردو بازار لاہور
Call: 042-7232536

اِدارۂ نفیسُ الحسینیہ
مسجد توحید 9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور
Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

دوستو! اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے آنا ہے تو یقیناً بغیر کسی شک و شبہ کے یہ بھی فرمایا ہوگا کہ وہ آ کر کیا کریں گے ان کے آنے کا کیا مقصد ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ مقصد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا وہ پورا ہوا یا نہیں۔ مرزا صاحب آئے تو ہم انگریزوں کے غلام اور گئے تو ہم غلام۔ ہماری سرائیکی زبان میں ضرب المثل ہے۔ نانوں گیا ملتان نہ کچھ نے پتہ نہ کچھ آن۔ نانوں جی ملتان گئے نہ کچھ لے گئے اور نہ کچھ لے آئے۔ خالی ہاتھ گئے اور خالی ہاتھ آئے۔

میرے دوستو! ایک ایسی نیکی بتاؤ جو مرزا صاحب کے آنے سے پہلے نہیں ہو رہی تھی اور ان کے آنے پر شروع ہوگئی۔ اور ایک ایسا گناہ بتلاؤ جو پہلے ہو رہا تھا اور مرزا صاحب کے آنے پر بند ہوگیا ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے آنے کے بعد گناہ فتنے، فساد اور بے دینی زیادہ ہوگئی ہے۔ اسلام مٹتا جا رہا ہے اور قریب قریب مٹ چکا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کا صرف نام رہ جائے گا۔

مسلمان ہر مقام پر ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ حالانکہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام اور مسلمانوں کا عروج کمال پر پہنچا ہوا ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے۔

وتملاء الارض من المسلم کما یملاء الاناء من الماء وتکون الکلمه واحدة لا یعبد الله

(ترجمان السنۃ ج سوم ص 578 بحوالہ ابوداؤد، ابن ماجہ)

مسیح موعود مہدی معہود کے زمانہ میں زمین مسلمانوں سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور صرف اور صرف ایک ہی کلمہ ہوگا۔ پس سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہ کی جائے گی۔

ویهلك الله فی زمانه من الملل کلها غیر الاسلام

(ترجمان السنۃ ص 577 ج سوم بحوالہ مسند احمد)

اور اس کے زمانہ میں تمام مذہب مٹ جائیں گے سوائے اسلام کے۔

دولت کی فراوانی ہوگی۔ لوگوں کے پاس مال کی کثرت ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

یفیض المال حتی لا یقبیله۔ (ترجمان السنۃ جلد سوم ص 567)

مسیح موعود مال تقسیم کریں گے کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وتع الامنة فی الارض حتی ترتع ابل مع الاسل جمیعا ولنمور مع البقر والذباب مع الغنم ویلعب العیبان والغلمان بالحیات لا یغر بعضهم بعضا۔

(ترجمان السنۃ جلد سوم ص 577 بحوالہ مسند احمد)

زمین پر امن وامان کا وہ نقشہ قائم ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ، چیتے بیلوں کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ اس طور سے کھیلیں گے کہ ایک دوسرے کو ذرہ بھر بھی ضرر تکلیف نہیں پہنچائیں گے۔

میرے دوستو!! سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے آنے سے پہلے نہیں سنا کہ باپ نے بیٹی کے ساتھ بھائی نے بہن کے ساتھ سسر نے بہو کے ساتھ، داماد نے ساس کے ساتھ اور سوتیلے بیٹے نے ماں کے ساتھ بدکاری کی ہو۔ مرزا صاحب کے تشریف لانے کے بعد یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ عریانی فحاشی بے حیائی ناچ گانے خاص کر عورتوں کے ناچ اور پھر برہنہ گانے بجانے خاص کر عورتوں کی بے پردگی، بازاروں میں پھرنا خصوصاً زیب و زینت کر کے جیسے دلہن سجائی جاتی ہے۔

یہ ٹیلیویژن پر جو کچھ ہوتا ہے۔ کوئی بس اڈہ، اسٹیشن، ہوٹل گھر بازار خالی نہیں حتیٰ کہ بسوں میں یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پرنٹ اور میڈیا پر مرد اور عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کو چومنا چاٹنا ایک دوسرے کے گلے ملنا یہ سب کچھ ہماری مائیں بہنیں بیٹیاں سیٹ پر بڑے غور سے بت بنی بیٹھی دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ اس سے ہمارے جوان بچوں بچیوں کے جذبات ابھرتے ہیں اور بدکاریاں ہوتی ہیں۔ یہ سب کچھ مرزا صاحب کے تشریف لانے کے بعد کے تحفے اور مسیح موعود کی برکتیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے مسیح موعود مال تقسیم کریں گے کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔ مرزا صاحب کے زمانہ میں حال یہ ہے کہ مال حاصل کرنے کی خاطر یہ لوٹ کھسوٹ مچا رکھی ہے، کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ آپس میں لڑ رہے ہیں، مار رہے ہیں، مر رہے ہیں، رات دن کئی کئی ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ ڈاکہ زنی سے نہ کوئی گھر مکان محفوظ ہے، نہ کوئی بازار دکان محفوظ ہے، نہ کوئی بنک اور ہوٹل محفوظ ہے۔ نہ کوئی پٹرول پمپ محفوظ ہے، آئے دن اخبار میں آتا رہتا ہے کہ باپ کو بیٹے نے گولی ماردی کیونکہ نشے کیلئے باپ نے پیسے نہیں دیئے۔ پیسے کی خاطر بھائی بھائی کو قتل کر دیتا ہے۔ چچا بھتیجے کو بھتیجا چچا کو قتل کر رہا ہے۔ پیسے کے

پیچھے ماموں بھانجے کا نہیں، بھانجا ماموں کا نہیں، بہن بھائی کی نہیں، بھائی بہن کا نہیں۔ بدامنی کا یہ عالم ہے کہ روزانہ سینکڑوں بندے قتل ہو رہے ہیں۔ نہ قاتل کو پتہ ہے کہ میں نے اسے کیوں قتل کیا نہ مقتول کو پتہ ہے کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا۔

دوستو! جو کچھ مرزا صاحب کے آنے کے بعد ہو رہا ہے۔ وہ آپکی آنکھوں کے سامنے ہے اور اسے میں بیان کر آیا ہوں۔ اور جو کچھ مسیح موعود مہدی معہود کے آنے کے بعد اس کے زمانے میں ہوگا اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرما دیا۔ وہ بھی میں نے بیان کر دیا ہے۔ دونوں کا بغور مطالعہ فرمادیں اور خود فیصلہ فرمادیں کہ کیا مرزا صاحب واقعی وہی مسیح موعود ہے جس کے آنے کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ دوستو! درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ کیا غیر احمدیوں میں سے اگر کوئی نماز نہیں پڑھتا تو احمدی سب کے سب نمازی ہیں۔ ان میں کوئی بے نمازی نہیں؟ غیر احمدیوں میں سے اگر کوئی روزے نہیں رکھتا تو کیا احمدی سب کے سب روزہ دار ہوتے ہیں؟ غیر احمدیوں میں اگر کوئی داڑھی منڈانے والے ہیں تو احمدیوں میں کوئی داڑھی نہیں منڈواتا؟ غیر احمدیوں میں اگر کوئی سود خور ہے تو احمدیوں میں کوئی سود خوار نہیں ہے۔ غیر احمدیوں میں اگر کوئی بدکاری کرتا ہے تو کیا احمدیوں میں کوئی بدکاری کرنے والا نہیں ہے؟

دوستو! کوئی ایک ایسا گناہ بتاؤ جو غیر احمدیوں میں ہے اور حمدیوں میں نہیں۔ اور کوئی ایک نیکی بتاؤ جو غیر احمدی نہیں کرتے اور احمدی کرتے ہیں۔

دوستو! حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مسیح موعود (**یفیض المال حتی لا یقبلہ احد**) مال پانی کی طرح بہائے گا حتیٰ کہ کوئی قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ مرزا صاحب مسیح موعود تو بنے پر مال کیا بانٹیں گے وہ تو خود رات دن مال حاصل کرنے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ اور منی آرڈروں کے خواب دیکھتے رہتے تھے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیشگوئی کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی اُمید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اسی نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں

کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے اور شاید اس سے زیادہ ہو۔
اگر میرے اس بیان کا اعتبار نہ ہو تو بیس برس کی ڈاک کے سرکاری رجسٹروں کو دیکھو تا معلوم ہو کہ کس قدر آمدنی کا دروازہ اس تمام مدت میں کھولا گیا ہے۔ حالانکہ یہ آمدنی صرف ڈاک کے ذریعہ تک محدود نہیں رہی۔ بلکہ ہزار ہا روپیہ کی آمدنی اس طرح ہی ہوتی ہے کہ لوگ خود قادیان میں آ کر دیتے ہیں اور نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 220، 221 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220,221 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ ایک دفعہ صبح کے وقت وحی الٰہی سے میری زبان پر جاری ہوا عبداللہ خاں ڈیرہ اسماعیل خاں تفہیم ہوئی کہ اس نام کا ایک شخص آج کچھ روپیہ بھیجے گا۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 275 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 275 از مرزا غلام احمد صاحب)

''بیان کی مجھ سے عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی (طوائف) تھی۔ اس نے اس حالت میں بہت سارو پیہ کمایا پھر وہ مرگئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ 261 روایت 272 مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد ایم اے)

سبحان اللہ حرام کمائی کا مال اسلام کی حرمت کے واسطے۔ از مولف

چندہ کا مطالبہ: ''قوم کو چاہیے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالائے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ چندہ کے بغیر نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ ''بدر'' مورخہ 9 جولائی 1903ء ''اخبار ''الفضل'' قادیان، جلد 17 نمبر 670، مورخہ 25 فروری 1930ء)

محب یکرنگ مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کل کی ڈاک میں

بذریعہ تار مبلغ پانچ سو روپے مرسلہ آں مکرم مجھ کو پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان للّٰہی خدمات کا دونوں جہان میں وہ اجر بخشے جو اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو بخشتا ہے۔ آمین ثم آمین۔ یہ بات فی الواقع سچ ہے کہ مجھ کو آپ کے روپیہ سے اس قدر دینی کام میں مدد پہنچ رہی ہے کہ اس کی نظیر میرے پاس بہت ہی کم ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپ کو ان خدمات کا وہ بہ رحمت پاداش بخشے کہ تمام حاجات دارین پر محیط ہو اور اپنی محبت میں ترقیات عطا فرمائے۔ محض اللہ تعالیٰ کے لیے اس پر آشوب زمانہ میں جو دل سخت ہو رہے ہیں۔ آگے سے آگے بڑھانا کچھ تھوڑی بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ القدیر آپ ایک بڑے ثواب کا حصہ پانے والے ہیں۔ کچھ تھوڑے دن ہوئے کہ مجھ کو خواب آیا تھا کہ ایک جگہ میں بیٹھا ہوں ایک دفعہ کیا دیکھتا ہوں کہ غیب سے کسی قدر روپیہ میرے سامنے موجود ہو گیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ کہاں سے آیا۔ آخر میری یہ رائے ٹھہری کہ خدا تعالیٰ کے فرشتہ نے ہماری حاجات کے لئے یہاں رکھ دیا ہے، پھر ساتھ الہام ہوا، انی مرسل الیکم ہدیۃ کہ میں تمہاری طرف ہدیہ بھیجتا ہوں اور ساتھ ہی میرے دل میں پڑا کہ اس کی یہ ہی تعبیر ہے کہ ہمارے مخلص دوست حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اس فرشتہ کے رنگ میں متمثل کیے گئے ہوں گے اور غالباً وہ روپیہ بھیجیں گے اور میں نے اس خواب کو عربی زبان میں اپنی کتاب میں لکھ لیا۔ چنانچہ کل اس کی تصدیق ہو گئی۔ الحمد للہ یہ قبولیت کی نشانی ہے کہ مولیٰ کریم نے خواب او رالہام سے تصدیق فرمائی۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد 6 مارچ 1895ء (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 3 مجموعہ مکتوبات مرزا صاحب)

مخدومی مکرمی محبی فی اللہ حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کل کی ڈاک میں مبلغ ایک سو روپیہ، مرسلہ آن محب مجھ کو پہنچا۔ اس کے عجائبات میں سے ایک یہ ہے کہ اس روپیہ کے پہنچنے سے تخمیناً سات گھنٹے پہلے مجھ کو خدائے عزوجل نے اس کی اطلاع دی۔ سو آپ کی خدمت کے لئے یہ اجر کافی ہے کہ خدائے تعالیٰ آپ سے راضی ہے۔ اس کی رضا کے بعد اگر تمام جہان ریزہ ریزہ ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں۔ یہ کشف اور الہام آپ ہی کے بارے میں مجھ کو دو دفعہ ہوا ہے۔ الحمد للہ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد 2 اکتوبر 1896ء (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 5 مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عنایت نامہ پہنچا جو کچھ آپ نے لکھا ہے۔ آپ کے صدق واخلاص پر قوی نشانی ہے۔ میں نے جو خط لکھا تھا۔ اس کے لکھنے کے لیے یہ تحریک پیدا ہوئی تھی۔ جو چند ہفتے ہوئے ہیں مجھے الہام ہوا تھا۔ غثم لہ۔ دفع البلاء من مالۃ دفعۃ اس میں تفہیم یہ ہوئی تھی کہ کوئی

شخص کسی مطلب کے حصول پر بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذرانہ بھجوائے گا۔ میں نے اس الہام کو اپنی کتاب میں لکھ لیا تھا بلکہ اپنے گھر کے قریب دیوار پر مسجد کی، نہایت خوشخط یہ الہام لکھ کر چسپاں کر دیا۔ اس الہام میں نہ کسی مدت کا ذکر ہے کہ کب ہوگا اور نہ کسی انسان کا ذکر ہے کہ کس شخص کو ایسی کامیابی ہوگی یا ایسی مسرت ظہور میں آئے گی۔ لیکن چوں کہ میرا دل آں مکرم کی کامیابی کی طرف لگا ہوا ہے۔ اس لیے طبیعت نے یہی چاہا کہ کسی وقت اس کے مصداق آپ ہی ہوں اور خدا تعالیٰ ایسا کرے کہ اللہ جل شانہ کے نزدیک لاکھ دو لاکھ روپیہ کچھ بڑی بات ہے۔ دعاؤں میں اثر ہوتے ہیں مگر صبر سے ان کا ظہور ہوتا ہے۔ میں آپ کے شدت اخلاص کی وجہ سے اس میں لگا ہوا ہوں کہ اعلیٰ درجہ کی زندہ دعا آپ کے حق میں ہو جاوے اور جس طرح سے شکاری ایک جگہ سے دام اٹھاتا ہے اور دوسری جگہ بچھاتا ہے تاکہ کسی طرح شکار مارنے میں کامیاب ہو جائے۔ اسی طرح میں ہر طرح سے دعا میں روحانی حیلوں کو استعمال میں لاتا ہوں۔ اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ القدیر والموفق میں اس بات کو اسی قادر کے فضل و کرم اور توفیق سے دکھلاؤں گا کہ زندہ دعا اس کو کہتے ہیں۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ 13 اکتوبر 1998ء

(مکتوب احمدیہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 20 مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پہلے خط کے روانہ کرنے کے بعد آج مبلغ سو روپیہ مرسلہ آں مکرم بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔ میں آپ کے صدق و اخلاص سے نہایت امیدوار ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا۔ مجھے آپ کے روپیہ سے اپنے کاروبار میں اس قدر مدد ملتی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ جزاکم اللہ خیرا الجزا یہی عملی حالت ہے کہ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بہت ہی امید دلاتی ہے۔ چوں کہ مجھے اپنے سلسلہ طبع تک میں ایسی حاجتیں پیش آتی رہتی ہیں اور مجھے اس سے زیادہ دنیا میں کوئی غم نہیں کہ جو میں بوجہ نہ میسر آنے مالی سرمایہ کے طبع کتب دینیہ سے مجبور رہ جاؤں۔ اس لیے میں ایک یہی حکمت عملی آپ کے متعلق دیکھتا ہوں کہ آپ دل میں ایک نذر مقرر کر چھوڑیں کہ اگر ایک عمدہ کامیابی امور تجارت میں آپ کو میسر آئے تو آپ یک مشت نذر اس کارخانہ کے لیے ارسال فرما دیں کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے اس صدق و اخلاص پر نظر کر کے وہ کامیابی آپ کے نصیب کرے کہ جو فوق العادت ہو اور اس ذریعہ سے اس اپنے سلسلہ کو بھی کافی مدد پہنچ جاوے کیوں کہ اب یہ سلسلہ مشکلات میں پھنسا ہوا ہے اور شاید یہ کام طبع کتب کا آگے کو بند ہو جاوے۔ آپ کی طرف سے جو مدد آتی ہے وہ لنگر خانہ میں خرچ ہو جاتی ہے اور مجھے جس قدر آپ کے

کاروبار کے لیے توجہ ہے۔ یہ ایک دلی خواہش ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ میں پیدا کی ہے اور یہ یقین جانتا ہوں کہ یہ خالی نہیں جائے گی۔ کیا تعجب کہ اس نیت کے پختہ کرنے پر خدا تعالیٰ فوق العادت کے طور پر آپ سے کوئی رحمت کا معاملہ کرے میں تو جانتا ہوں، آپ نہایت خوش نصیب ہیں۔ آپ کی دنیا بھی اچھی ہے اور آخرت بھی۔ کیوں کہ آپ اس طرف دل سے اور پورے اعتقاد سے جھک گئے ہیں۔ سو اگر تمام دنیا کا کاروبار تباہی میں آ جائے تب بھی میں یقین نہیں کرتا کہ آپ ضائع کئے جائیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد 21 اکتوبر 1898ء (مکتوبات احمدیہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 21 مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا عنایت نامہ مع مبلغ ایک سو روپیہ آج مجھ کو ملا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء آمین جس قدر عاجز آپ کو تسلی اور اطمینان کے الفاظ لکھتا ہے یہ لغو بیہودہ نہیں ہے بلکہ بوجہ آپ کے نہایت درجہ کے اخلاص کے اس درجہ پر آپ کے لیے دعا ظہور میں آتی ہے کہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ دعائیں خالی نہیں جائیں گی۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام، مبلغ ایک سو روپیہ سیٹھ دال جی صاحب کی طرف سے پہنچ گیا تھا۔ میری طرف سے دعا اور شکر ان کو پہنچا دینا۔ خاکسار مرزا غلام احمد 22 نومبر 1898ء
(مکتوبات احمدیہ جلد 5 حصہ اول صفحہ 22 مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ آں مکرم اور نیز مبلغ ایک سو روپیہ مجھ کو پہنچا۔ جزاکم اللہ خیر الجزا میں آپ کے لئے دعا میں مشغول ہوں' آپ کا ہر ایک خط جس میں تفرقہ خاطر اور خوف وخطر کا ذکر ہوتا ہے۔ پہلی دفعہ تو میرے پر ایک دردناک اثر ہوتا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد 5 حصہ اول ص 23، 24)

خانگی زندگی: اور جس روز مسجد کے چندہ کے واسطے گجرات یا کڑیانوالے کی طرف جا رہے تھے اور جناب نواب خاں صاحب تحصیل دار کے ٹانگہ پر ہم تینوں سوار کوچبان اور جناب خواجہ (کمال الدین) صاحب آگے تھے۔ میں (یعنی سرور شاہ صاحب) اور جناب (یعنی مولوی محمد علی صاحب) پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو خواجہ صاحب نے یہ فرما کر راستہ باتوں کے ساتھ طے ہوا کرتا اور میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا۔ میں اسے پیش کرتا ہوں۔ آپ اس کا جواب دیں۔ سوال شروع کیا...... صحیح اور یقینی مضمون اس کا یہ تھا کہ پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہیے۔

غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر وہ قادیان بھیجتے تھے۔ لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں۔ وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آ کر ہمارے سر چڑھ گئیں کہ تم بڑے چھوٹے ہو، ہم نے تو قادیان میں جا کر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے۔ جس قدر آرم کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی باہر نہیں، حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وہ قومی اغراض کے لیے قومی روپیہ ہوتا ہے۔ لہٰذا تم جھوٹے ہو، جو جھوٹ بول کر اس عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے ہو اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکہ میں نہ آویں گی۔ پس اب وہ ہم کو چندہ نہیں دیتیں۔ (کشف الاختلاف از سرور شاہ قادیانی صفحہ ۱۴)

مرزا صاحب فرماتے ہیں ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے کہ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ ہاں اپنی وصیت میں اس سے زیادہ بھی لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا ہوں۔ میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثنار کھا ہے اور باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو اس کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور اعتراض کرنے والا منافق ہوگا۔ (بحوالہ تذکرہ صفحہ 585، 587)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے ایمان والو! تمہارے اغنیاء زکوٰۃ دیں اور غریب لیں لیکن میں، میرے اہل بیت اور ہر وہ جو ہاشمی قبیلہ سے ہو اگر ان سب پر زکوٰۃ فرض ہو تو ضرور ادا کریں لیکن ہم سب پر زکوٰۃ کا مال لینا حرام ہے چنانچہ ایک دفعہ آپ ﷺ کے سامنے زکوٰۃ کی کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور حضرت حسنؓ جو چھوٹے سے بچے تھے بھاگتے ہوئے آئے اور کھجوروں سے ایک کھجور لی اور منہ میں ڈال لی۔ آپ ﷺ نے جلدی سے بائیں ہاتھ کی انگلی حلق پر رکھ کر دائیں ہاتھ کی انگلی ان کے منہ میں ڈال کر کھجور منہ سے باہر نکال لی اور فرمایا بیٹا یہ ہم پر حرام ہے۔ حضور ﷺ بعد نماز عشاء اپنے بستر پر سونے کی غرض سے گئے اور بجائے سونے کے ساری رات پریشان رہے کبھی بیٹھ جاتے کبھی کھڑے ہو جاتے کبھی چلنے لگتے کبھی رک جاتے کبھی نماز پڑھنے لگ جاتے کبھی دعاء میں مشغول ہو جاتے جب صبح ہوئی تو آپ ہشاش بشاش ہو گئے غم کی بجائے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آنے لگے جس زوجہ کے گھر آپ تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات تھی کہیں جسم مبارک میں درد

تھا؟ فرمایا! نہیں۔ میں جب بستر پر لیٹنے آیا تو ایک کھجور پڑی تھی اس خیال سے کہ یہ پاؤں تلے روندی نہ جائے میں نے اُٹھائی اور کھالی۔ پھر خیال آیا کہ میرے گھر زکوٰۃ کی کھجوریں بھی آتی ہیں اور ہدیہ کی بھی ہوتی۔ زکوٰۃ کی کھجوریں غریبوں میں تقسیم کردیتا ہوں اور ہدیہ کی خود بھی کھاتا ہوں اور دوستوں کو بھی کھلاتا ہوں۔ ڈر ہوا کہ کہیں وہ کھجور زکوٰۃ کے مال سے تو نہ تھی جو مجھ پر حرام ہے اس وجہ سے ساری رات پریشان رہا صبح کے وقت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ کھجور آپ ہی کی تھی جو ہدیہ کی کھجوروں سے گری تھی اس پر میں خوش ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔

دوستو! روپیہ جمع کرنے کے ڈھنگ دیکھواور یہ کہ ہم مستثنیٰ ہیں۔ ہم گویا ایک پیسہ کی وصیت بھی نہیں کریں گے۔ اس جملہ پر بھی تھوڑا سا غور کریں کہ اعتراض کرنے والا منافق ہوگا۔

دوستو! ذرا غور کرو۔ بہشتی مقبرہ میں وہی دفن ہوگا جو وصیت کر کے مرے کہ میرے کل ترکہ کا دسواں حصہ اس سلسلہ کے اشاعت اسلام پر خرچ ہوگا۔ ہاں اپنی مرضی سے اس سے زیادہ بھی لکھ دے لیکن کم نہ ہو ہاں میری اور اہل وعیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے گویا ہم ایک پیسہ کی وصیت بھی نہیں کریں گے اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کیوں مرزا صاحب آپ اور آپ کے اہل وعیال کیوں وصیت نہ کریں گے تو فرمایا وہ منافق ہوگا۔ پیش بندی پہلے ہی کردی۔ دوستو! کیا حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود مہدی معہود کی یہی علامتیں اور صفات بیان فرمائی ہیں کہ وہ چندے کرے گا اور ہر روز مختلف مدات میں چندے حاصل کرنے کیلئے نئی نئی راہیں اور سوچیں تلاش کرے گا۔

قادیانی مسجد کی توسیع کے لئے چندہ کی اپیل

(تفصیل کے واسطے دیکھیں مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد دوم صفحہ 452، 453)

مہمان خانہ کی تعمیر کے واسطے چندہ کی اپیل:

(تفصیل کے واسطے دیکھیں مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد دوم صفحہ 326، 327)

بچوں کی واسطے درسگاہ کی تعمیر کے لئے چندہ کی اپیل

(تفصیل کے واسطے دیکھیں مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد دوم صفحہ 453,454، 455)

مولوی محمد احسن امروہی کے واسطے چندہ کی اپیل

(تفصیل کے واسطے دیکھیں مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد اول صفحہ 323)

ایک مرید کے واسطے چندہ کی اپیل

(تفصیل کے واسطے دیکھیں مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد اول صفحہ 314)

دوستو! ہمارا چندہ مانگنے پر کوئی اعتراض نہیں۔ضرورت پر چندہ مانگا جاتا ہے۔یہ سب مانگتے ہیں۔خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چندہ مانگا ہے۔ہمارا اعتراض یہ ہے کہ مسیح موعود مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کر کے پھر چندہ مانگے یہ غلط ہے خواہ اپنے واسطے مانگے یا کسی دوسرے کے واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مسیح موعود مہدی معہود مال دولت روپے پانی کی طرح بہائے گا کوئی لینے والا نہیں ہوگا۔

عربی کے الفاظ یہ ہیں۔ **یفیض المال حتی لا یقبل احد** اور مرزا صاحب چندے مانگ رہا ہے۔

دوستو! ایک آدمی پاکستان سے سعودیہ جا رہا ہے۔ان دونوں کے پاس شناخت کے کاغذات، شناختی کارڈ ہوگا، پاسپورٹ، ویزا ہوگا۔ان سب کاغذات کی پڑتال کی جائے گی یا نہیں۔اگر اس کی تصویر اور ہو، شناختی کارڈ پر تصویر اور ہو۔اس کی اپنی صورت نہ شناختی کارڈ والی تصویر سے ملے، نہ پاسپورٹ والی تصویر سے، اور تو اور شناختی کارڈ پر نام مختلف ہو اور پاسپورٹ پر نام مختلف ہو اور وہ اپنا نام کچھ اور بتلائے تو پھر کون کہے گا کہ یہ وہی شخص ہے جس کا یہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ ہے۔

دوستو! جتنی حدیثیں مسیح موعود اور مہدی معہود کے تشریف لانے سے متعلق ہیں۔ان سب حدیثوں میں سے کسی حدیث کا ایک حرف بھی مرزا صاحب پر پورا نہیں اترتا۔مثلاً حدیث شریف میں ہے

اذا بعث اللہ المسیح ابن مریم بنزل عند المنارۃ البیضاء مشرقی دمشق بین

جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو بھیجیں گے وہ دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اور دو زرد رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔

دوستو! یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہوئی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اور دو زرد زعفران رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے اور مرزا صاحب نے بھی اس حدیث شریف کو تسلیم کیا ہے۔چونکہ مرزا صاحب قادیان میں پیدا ہوئے ہیں۔حدیث شریف میں ہے کہ مسیح موعود دمشق کے سفید مشرقی منارہ پر اتریں گے اور دو زرد زعفرانی رنگ کی چادریں اوڑھے ہوئے ہوں گے۔اب مرزا صاحب اس حدیث شریف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''اور میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ میں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود ہوں۔ احادیث میں میرے جسمانی علامات میں سے یہ دو علامتیں بھی لکھی گئی ہیں کیونکہ زرد رنگ چادر سے بیماری مراد ہے۔ اور جیسا کہ مسیح موعود کی نسبت حدیثوں میں دو زرد رنگ چادروں کا ذکر ہے۔ ایسے ہی میرے لاحق دو بیماریاں ہیں۔ ایک بیماری بدن کے اوپر کے حصہ میں ہے جو اوپر کی چادر ہے۔ اور وہ دورانِ سر ہے جس کی شدت کی وجہ سے بعض وقت میں زمین پر گر جاتا ہوں اور دل کا دورانِ خون کم ہو جاتا ہے اور ہولناک صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بیماری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہے جو مجھے کثرت پیشاب کی مرض ہے جس کو ذیابیطس بھی کہتے ہیں اور معمولی طور پر مجھ کو ہر روز پیشاب بکثرت آتا ہے اور پندرہ یا بیس دفعہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات قریب سو دفعہ کے دن رات میں آتا ہے اور اس سے بھی ضعف بہت ہو جاتا ہے۔ سو یہ زرد رنگ کی دو چادریں ہیں جو میرے حصہ میں آ گئی ہیں اور جو لوگ مجھے قبول نہیں کرتے ان کو تو بہر حال ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول کے وقت آسمان سے یہ تحفہ لائیں گے جو دو بیماریاں اُن کے لاحق حال ہوں گی۔ ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور دوسری بدن کے نیچے کے حصہ میں ہو گی۔ انا للہ و انا الیہ رجعون۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ 373، مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 373 از مرزا غلام احمد صاحب)

ایسی چادریں مسیح موعود تو درکنار کسی بد بخت سے بد بخت کو بھی نصیب نہ ہوں۔

ضمیمہ خطبہ الہامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار چندہ منارۃ المسیح علیہ السلام

مرزا صاحب فرماتے ہیں احادیث شریف میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس کے قریب مسیح کا نزول ہو گا سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے (یعنی ہمارے خلاف ثابت نہیں ہوتی) ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیان ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ تیار ہو گا دمشق کے مشرقی طرف میں واقع ہے۔ حدیث شریف میں اس بات کی تصریح نہیں ہے کہ وہ منارہ دمشق سے ملا ہوا ہے اور اس کا ایک حصہ ہو گا۔ بلکہ اس کے مشرقی جانب ہو گا۔

(بحوالہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ 37 درحاشیہ)

حالانکہ میرے دوستو! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی سفید منارہ پر اتریں گے اس وقت دمشق بھی تھا اور وہ منارہ بھی تھا اور وہ مسجد بھی تھی جس مسجد کا وہ منارہ ہے۔

میرے دوستو! دیکھا مرزا صاحب نے کس قدر تاویلات کا چکر دے کر حدیث شریف کے مفہوم کو بگاڑا اور وہ اپنے اوپر فٹ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ خیر یہ موضوع چل رہا ہے کہ مسیح موعود مہدی معہود مال بانٹیں گے اور لینے والا کوئی نہیں ہوگا اور مرزا صاحب مسیح موعود تو بنے پر مال بانٹنے کی بجائے ہمیشہ مال اکٹھا کرنے کا حرص دامنگیر رہا۔

منارۃ المسیح کے سلسلہ میں مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جس میں چندہ دینے والے 100 افراد کی لسٹ چھاپی گئی۔

منارۃ المسیح کے سلسلہ میں فہرست اسماء چندہ دہندگان:

نمبر	نام
1	حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب طبیب شاہی قادیان
2	نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ
3	سیٹھ عبدالرحمان صاحب حاجی اللہ رکھا ساجن کمپنی مدراس
4	سیٹھ احمد صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس
5	سیٹھ علی محمد صاحب حاجی اللہ رکھا۔ سوداگر بنگلور
6	سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس
7	سیٹھ والجی لالجی صاحب سوداگر مدراس
8	شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہاؤس لاہور
9	محمد شادیجان صاحب چوب فروش سیالکوٹ
10	مولوی محمد صاحب ایم اے ایل ایل بی قادیان (انھوں نے ایک سو روپیہ ادا کر دیا)
11	حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسی لاہور

12 مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بندوبست جہلم

13 سید فضل شاہ صاحب ٹھیکہ دار لاہور

14 سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر سڑک کشمیر مقام دومیل

15 مرزا خدا بخش صاحب اہکار ریاست مالیر کوٹلہ

16 مولوی ظہور علی صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد دکن

17 مولوی سید محمد رضوی صاحب وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن

18 مولوی ابوالحمید صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدر آباد دکن

19 مولوی میر مردان علی صاحب جنرل محاسب حیدر آباد دکن

20 منشی محمد نصیر الدین صاحب پیشکار ریلونیو بورڈ حیدر آباد دکن

21 مولوی میر محمد سعید صاحب مدرس مدرسہ سرکار نظام حیدر آباد دکن

22 مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور

23 خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پشاور

24 مولوی عزیز بخش صاحب بی اے ریکارڈ کیپر ڈیرہ غازی خان

25 خواجہ جمال الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کشمیر

26 میر حامد شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع سیالکوٹ

27 میاں مولا بخش صاحب مالک کارخانہ بوٹ سیالکوٹ

28 ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے ماسٹر امریکن سکول سیالکوٹ

29 منشی اللہ دتا صاحب نیچر یور پٹی سیالکوٹ

30 منشی تاج الدین صاحب اکونٹنٹ اگزیمیز آفس لاہور

31 ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن فاضلکا

32 ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسٹنٹ سرجن لکھنو

33 ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ایم ڈی اسسٹنٹ سرجن نارنول ریاست پٹیالہ

34 ڈاکٹر محمد اسمعیل خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ گڈھ شنکر

35 ڈاکٹر رحمت علی صاحب ممباسہ ملک افریقہ

36 شیخ عبدالرحمان صاحب کلرک ممباسہ افریقہ

37 منشی نبی بخش صاحب کلرک ممباسہ افریقہ

38 منشی محمد افضل صاحب ٹھیکہ دار ممباسہ افریقہ

39 منشی محمد نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم

40 شیخ غلام نبی صاحب سوداگر راولپنڈی

41 حکیم فضل الدین صاحب قادیان

42 زوجگان حکیم فضل الدین صاحب موصوف

43 خلیفہ نورالدین صاحب تاجر جموں

44 میاں اللہ دتا صاحب تاجر جموں

45 شیخ عبدالرحمان صاحب کلرک آف دی کورٹ دویزنل جج ملتان

46 منشی رستم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ

47 بابو محمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار چھاؤنی انبالہ

48 قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار لدھیانہ

49 میاں نبی بخش صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر

50 میر ناصر نواب صاحب پنشنر قادیان

51 منشی عبدالعزیز صاحب کلرک محکمہ نہر جمن غربی دہلی

52 شیخ محمد اسمعیل صاحب ہیڈ ورافٹ مین محکمہ ریلوے دہلی

53 حکیم نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت لاہور

54 میاں چراغ الدین صاحب ملازم پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ لاہور

55 چودھری نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ

56 میاں معراج الدین عمر صاحب وارث میاں محمد سلطان صاحب رئیس لاہور

57 مرزا فضل بیگ صاحب مختار بٹالہ

58 منشی محمد اکبر صاحب ٹھیکدار بٹالہ

59 حکیم فضل الٰہی صاحب محلہ ستھاں لاہور

60 حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور

61 منشی غلام حیدر صاحب ڈپٹی انسپکٹر سیالکوٹ

62 صوفی کرم الٰہی صاحب گورنمنٹ پریس شملہ

63 حافظ محمد اسحاق صاحب سب اوورسیر لالیاں ضلع جھنگ

64 شیخ محمد جان صاحب سوداگر وزیرآباد

65 شیخ محمد کرم الٰہی صاحب تھانہ دار بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ

66 مفتی محمد صادق صاحب کلرک اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور

67 شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان

68 شیخ چراغ الدین صاحب ٹھیکدار گجرات

69 راجہ پائندہ خان صاحب رئیش داراپور ضلع جہلم

70 منشی محمد جان صاحب محرر جیل راولپنڈی برادر حقیقی منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری

71 ماسٹر شیر علی صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر سکول قادیان

72 منشی گلاب خان صاحب نقشہ نویس لنڈی کوتل

73 شیخ عطا محمد صاحب سب اورسیر فورٹ سنڈیمن بلوچستان

74 بابو روشن دین صاحب سٹیشن ماسٹر اٹک

75 منشی عبداللہ صاحب ستوری پٹواری ماچھی واڑہ

76 منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پور کپورتھلہ

77 بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر دو میلی

78 مولوی صفدر حسین صاحب ڈسٹرکٹ انجینئر لنگسگور حیدر آباد دکن

79 منشی نبی بخش صاحب سٹور کیپر گورنمنٹ پریس شملہ

80 منشی امام الدین صاحب سب اوورسیر واٹر ورکس راولپنڈی

81 شیخ نیاز احمد صاحب تاجر وزیر آباد (مال ادا کر دیا)

82 قاضی یوسف علی نعمانی پولیس آفسر سنگرور

83 منشی عمر الدین صاحب لدھیانہ کوٹھی سردار عطر سنگھ

84 محمد صدیق صاحب معہ پسران میاں جمال الدین صاحب و امام الدین صاحب وخیر الدین صاحب سیکھواں

85 منشی محمد بخش صاحب ٹھیکہ دار ساکن کریانوالہ گجرات

86 مولوی خدا بخش صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ

87 منشی شمس الدین صاحب الدین کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ

88 چوہدری حاکم علی صاحب جلالپور جٹاں

89 سردار فضل حق صاحب رئیس دہرم کوٹ بگہ

90 مستری احمد الدین صاحب بھیرہ

91 مولوی محمد اسمٰعیل صاحب تاجر پشمینہ امرتسر

92 محمد ابرہیم صاحب ٹھیکہ دار ممباسہ افریقہ

93 انوار حسین خانصاحب شاہ آباد ضلع ہردوی

94 سید تفضل حسین صاحب تحصیلدار ضلع متھرا

95 مولوی احمد جان صاحب پنشنر جالندھر

96 منشی کرم بخش صاحب پنشنر محلّہ راجاں لدھیانہ

97 منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور (ایک سو روپیہ ادا کر دیا)

98 مرزا اکبر بیگ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ملتان

99 حاجی مہدی صاحب بغدادی نزیل مدراس

100 مولوی غلام امام صاحب منی پور آسام

101 مولوی محمد اکرم صاحب ساکن کملہ مدرس مالیرکوٹلہ ۔ ماسٹر

راقم خاکسار مرزا غلام احمد قادیان کیم جولائی 1900ء مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان (یہ اشتہار 26 x 20 / 4 کے صفحہ پر ہے) تبلیغ رسالت جلد نہم ص53/ مجموعہ اشتہارات ج3 ص223

جناب مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کو دولت جمع کرنے کا ذریعہ بنایا چنانچہ ایک اشتہار شائع کیا جو ذیل میں درج ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اشتہار تصنیف کتاب براھین احمدیه بجهت اطلاع جمیع عاشقان صدق وانتظام سرمایه طبع کتاب

ایک کتاب جامع دلائل معقولہ در بار اثبات حقانیت قرآن شریف صدق نبوت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس میں ثبوت کامل منجانب کلام اللہ ہونے قرآن شریف اور سچا ہونے حضرت خاتم الانبیاء کا اس قطعی فیصلہ سے کیا گیا ہے کہ ساتھ اس کتاب کے ایک اشتہار بھی بوعدہ انعام دس ہزار روپیہ کے اس مراد سے منسلک ہے کہ اگر کوئی صاحب جو حقانیت اور افضلیت فرقان شریف سے منکر ہے۔ براہین مندرجہ اس کتاب کو توڑ دے یا اپنی

الہامی کتاب میں اسی قدر دلائل یا نصف اس سے یا ثلث اس سے یا ربع اس سے، یا خمس اس سے ثابت کر کے دکھلا دے جس کو تین منصف مقبولہ فریقین تسلیم کر لیں تو مشتہر اس کو بلا عذر اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دیگا۔ بوجہ منکرانہ اصرار پنڈت دیانند اور ان کے بعض سیکرٹریوں کی تصنیف ہوئی ہے اور نام اس کتاب کا مندرجہ حاشیہ رکھا گیا ہے۔

لیکن بوجہ ضخامت چھپنا اس کتاب کا حریداروں کی مدد پر موقوف ہے۔لہٰذا یہ اشتہار بجہت اطلاع جملہ اخوان مومنین و برادران موحدین و طالبان راہ حق ویقین شائع کیا جاتا ہے کہ بہ نیت معاونت اور نصرت دین متین کے اس کتاب کے چندہ میں بحسب توفیق شریک ہوں یا یوں مدد کریں کہ بہ نیت خریداری اس کتاب کے مبلغ پانچ روپیہ جو اصل قیمت اس کتاب کی قرار پائی ہے۔ بطور پیشگی بھیجدیں تا سرمایہ طبع اس کتاب کا اکٹھا ہو کر بہت جلد چھپنی شروع ہو جائے۔ اور جیسے جیسے چھپتی جائے گی بخدمت جملہ صاحبین جو بہ نیت خریداری چندہ عنایت فرمائیں گے مرسل ہوتی رہے گی۔لیکن واضح رہے کہ جو صاحب بعد نیت خریداری چندہ عنایت فرمائیں وہ اپنی درخواست خریداری میں بقلم خوشخط اسم مبارک و مفصل پتہ ونشان مسکن بضلع وغیرہ کا کہ جس سے بلا ہرج اجزاء کتاب کے وقتاً فوقتاً ان کی خدمت گرامی میں پہنچتے ہیں۔ ارقام فرماویں۔مرزا غلام احمد رئیس قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب مکرر بڑی شکر گذاری سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی چراغ علی خان صاحب معتمہ مدار المہام دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بغیر ملاحظہ کسی اشتہار کے خود بخود اپنے کرم ذاتی و ہمت اور معمایت وحمیت وسلامیہ سے بوجہ چندہ اس کتاب کے ایک نوٹ دس روپیہ کا بھیجا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلد اول صفحہ 18، 19 از مرزا غلام احمد صاحب)

دوستو! مرزا صاحب نے یہ اشتہار 1878ء میں شائع کیا تھا اور یہ پہلا اشتہار ہے اس کے بعد اور بھی کئی اشتہار اسی سلسلہ میں شائع کیے گئے یہ وہ زمانہ ہے جبکہ مرزا صاحب عام عالم دین کی حیثیت سے کام کر رہے تھے کسی قسم کا کوئی دعویٰ مرزا صاحب نے نہیں کیا ہوا تھا لوگوں کو عقیدت تھی۔ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے ابتدائی چند صفحات لکھ کر مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کو دیئے اور ان سے کہا کہ وہ بھی اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں براہین کے متعلق اشتہار دے دیں۔ انہوں نے بھی بہت تعریفی کلمات کے ساتھ براہین کے متعلق اشتہار دے دیا اور یہ لکھا کہ بہت عمدہ کتاب لکھی جارہی ہے۔ بس پھر کیا تھا لوگوں نے بارش کی طرح رقم پیشگی خرید کتاب بھیجنا شروع کر دی۔ مرزا صاحب بھی آہستہ آہستہ کتاب کی قیمت بڑھاتے چلے گئے

اور یہ وعدہ بھی کیا کہ کتاب پچاس جلدوں میں شائع ہوں گی۔1878ء سے1880ء تک پہلا حصہ ------صفحات24اور دوسرا حصہ صفحات107شائع ہوئے۔تیسرا حصہ1882میں صفحات181اور چوتھا حصہ 1884ء میں صفحات360شائع ہوئے۔کل صفحات673 بنتے ہیں۔

دوستو!حساب لگالیں ان صفحات کے لکھنے پر تقریباً سات برس صرف ہوئے ہیں۔یہ بھی یاد رکھیں کہ کچھ لوگ وہ بھی تھے کہ جنہوں نے صرف اعانت کے طور پر رقم بھیجی جو پیشگی خرید کتاب کے علاوہ تھی تفصیل کے واسطے دیکھیں۔

(مجموعہ اشتہارات مسیح موعود جلداول صفحہ 26 اعلان کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اور دیگر ضروری گذارش)

لوگوں نے پچاس جلدوں کے پیسے جمع کرادیئے۔ سات سال کے عرصہ میں انہیں صرف چار جلدیں ملیں۔ آگے کتاب کا لکھنا چھپنا بند ہوگیا۔ جناب مرزا صاحب دوسرے دھندوں میں پڑ گئے۔تیس سال بعد پانچواں حصہ شائع ہوا پھر بعد میں مرزا صاحب باقی پنتالیس حصے مکمل نہ کرسکے۔اور اسی پانچویں حصہ کے صفحہ 9 پر لکھا پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ کیا تھا مگر پچاس سے صرف پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ (صفر) کا فرق ہے۔اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔

(براہین احمدیہ ج5 ص8 مندرجہ روحانی خزائن ج21 ص9)

دوستو!اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جانتے ہوئے سچ بتاؤ کیا یہ وعدہ پورا ہوگیا جبکہ رقم پچاس حصوں کی پیشگی پہلے وصول کرچکے ہیں۔انا للہ وانا الیہ رجعون۔

دوستو!مرزا صاحب نے یہ بھی وعدہ کیا تھا کہ اس کتاب میں حقانیت اسلام کے تین سو دلائل لکھے جائیں گے لیکن مرزا صاحب کتاب کے چاروں حصوں میں ایک دلیل بھی پوری نہ کرسکے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے فرزند ارجمند بشیر احمد ایم اے سیرۃ المہدی جلداول روایت123 صفحہ 112 پر لکھتے ہیں۔

''تین سو دلائل جو مرزا صاحب نے لکھے تھے ان میں سے صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی ہے اور وہ بھی نامکمل طور پر اور سنا جاتا ہے کہ بعد میں اس ابتدائی تصنیف کے مسودے بھی کسی وجہ سے جل کر تلف ہوگئے۔لیکن مرزا صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ مسودہ جل گیا تھا۔ہمیشہ مرزا صاحب تین سو دلائل کا وعدہ کرتے رہے''

(براہین احمدیہ صفحہ 62 / آخر سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد2)

مرزا صاحب براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 6 پر فرماتے ہیں۔میں نے پہلے ارادہ کیا تھا کہ اثبات حقیت اسلام کے لئے تین سو دلائل براہین احمدیہ میں لکھوں۔لیکن جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ دو قسم کے دلائل ہزار ہا

نشانوں کے قائم مقام ہیں۔ پس خدا نے میرے دل کو اس ارادہ سے پھیر دیا۔

دوستو! اللہ تعالیٰ کو تو علم تھا کہ تین سو دلائل براہین احمدیہ میں لکھنے اور براہین کی پچاس جلدیں لکھنا مرزا صاحب کے بس میں نہیں۔ پہلے سے ہی کیوں نہیں منع فرمایا کہ اس قسم کے اشتہار مرزا جی مت دیں۔ یہ تیرے بس کا روگ نہیں ہے۔

دوستو! تھوڑا سا آپ غور کریں تو آپ پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بات میں مرزا صاحب کو جھوٹا کیا ہے۔ تین سو دلائل اور براہین کی پچاس جلدیں کہاں گئیں، کہاں ایک آدمی رمضان شریف کے تیس روزوں کے بدلے تین روزے رکھ کر یہ کہے کہ میرے تیس روزے مکمل ہو گئے کیوں کہ 30 اور 3 میں ایک نقطہ (صفر) کا فرق ہے۔ یا ہر 10 دنوں میں سے صرف دسویں دن کی پانچ نمازیں پڑھ کر یہ کہے کہ 10 دن کی 50 نمازیں ادا ہو گئیں۔ تمہارے کسی نے پچاس لاکھ روپے دینے ہوں۔ وہ پانچ لاکھ دے کر کہے کہ آپ کے پچاس لاکھ پورے ہو گئے کیونکہ پانچ اور پچاس میں ایک ہی نقطہ (صفر) کا فرق ہے۔ تو کیا خیال ہے کہو گے ٹھیک ہے۔ یا مرنے اور مارنے پر تیار ہو جاؤ گے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں، کہ اصل بات یہ ہے کہ تین سو دلائل دینے اور براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں پوری کرنے سے اللہ تعالیٰ نے میرا دل پھیر دیا۔

دوستو! مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے براہین احمدیہ مامور من اللہ ہو کر یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھی ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہوگا کہ تین سو اسلام کی حقانیت کے دلائل بھی لکھنے ہیں اور حصے بھی پچاس تصنیف کرنے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے دل کیوں پھیر دیا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میں علی گڑھ میں تھا کہ مولوی اسماعیل صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ کچھ احباب کا خیال ہے کہ آپ اسلام کی حقانیت سے تقریر فرماویں چونکہ مجھے بہت شوق تھا کہ اسلام کی حقانیت پر ایک مجمع میں بیان کروں تو میں نے منظور کر لیا لیکن جب لوگ جمع ہو گئے تو مرزا صاحب کو اطلاع دی اور لینے گئے تو آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے روک دیا ہے کہ تیری صحت ٹھیک نہیں ہے لہٰذا بیان نہیں کرنا لوگوں نے بہت منت کی اور کچھ احباب نے یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب اگر آپ نے بیان نہ کیا تو بہت ذلت اور رسوائی ہوگی مگر مرزا صاحب ایک نہ مانے۔ بھلا اللہ تعالیٰ یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ بیان نہ کرنا تیری صحت خراب ہونے کا ڈر ہے۔ اور صحت ٹھیک نہیں کر سکتا تھا وعدہ خلافی بھی نہ ہو اور بیان بھی ہو جائے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں **اوفو بالعهد ان العهد کان مسئولا**۔ وعدے پورے کرو قیامت کے دن وعدہ خلافی کے بارے میں سوال ہوگا اور دوسری طرف مرزا

صاحب کوفرماتے ہیں۔ بیان نہ کرنا تیری صحت خراب ہونے کا ڈر ہے۔ ڈر کس کو ہے اللہ تعالیٰ کو۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتے ہیں: **واذکر فی الکتاب اسماعیل انه کان صادق الوعده**
''اسماعیل علیہ السلام کو دیکھو وعدہ کرتے تو سچ کردکھاتے۔''

مفسرین نے لکھا ہے کہ آپ ایک شخص کے ہمراہ سفر کررہے تھے۔ کہ ایک مقام پر وہ کہنے لگا آپ یہاں ٹھہریں، میں ابھی آتا ہوں۔ آپ کے منہ سے نکلا جب تک تو نہیں آئے گا میں یہاں بیٹھا ہوں۔ وہ گیا اور ایک سال تک واپس نہ آیا۔ آپ اس کے انتظار میں پورا سال وہیں بیٹھے رہے۔ اتفاق سے وہ شخص ایک سال کے بعد وہاں سے گزرا تو آپ کو دیکھ کر کہنے لگا۔ حضرت آپ یہاں کیسے بیٹھے ہو۔ آپ نے فرمایا تو ہی تو مجھے گذشتہ سال سے یہاں بٹھا گیا ہے اور پوچھتا ہے کہ آپ یہاں کیسے بیٹھے ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ لوگ اعتبار کریں اور وہ خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالیاں دے۔ دوستو! برا نہ منانا اور ناراض نہ ہونا مرزا صاحب میں یہ تینوں صفتیں تھی یہ مرزا صاحب کی کتب سے ثابت ہے۔ خیر اس وقت تو براہین احمدیہ کی بات چل رہی ہے۔ انشاء اللہ اس پر کچھ عرض کروں گا۔

دوستو! جب ہزاروں لوگوں نے براہین کے پچاس جلدوں کی پیشگی رقم جمع کرادی اور ماسوا براہین کے چار حصوں کے بقایا چھیالیس حصے نہ ملے اور نہ ان کی قیمت واپس ہوئی تو ظاہر ہے کہ فطری طور پر لوگوں کو دکھ ہونا تھا، وہ ہوا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ لوگ بھی ایک قسم کے نہیں ہوتے اور یہ کہ پورے تئیس برس کا صبر کیا جب بالکل مایوس ہوئے تو کچھ گلہ شکوہ کرنا کہنا شروع کیا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ میرا نام لوگوں نے مکار، خائن، دروغ گو (جھوٹا) عہد شکن، مال خور، ظالم لوگوں کے حقوق دبانے والا رکھا۔

(اربعین نمبر 4 صفحہ 119، مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 461 از مرزا غلام احمد صاحب)

مرزا صاحب فرمانے لگے مجھ پر یہ الزام لگاتے ہو کہ براہین احمدیہ کا روپیہ کھا گیا ہے اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے جس کا ایمانا تم مواخذہ کرسکتے ہو یا اب تک میں نے تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں کیا۔ یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کرکے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا روپیہ تم سے وصول کیا ہے تو تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم ہے جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے کہ براہین احمدیہ کے وہ چاروں حصے میرے حوالے کردو اور اپنا روپیہ لے لو۔ دیکھو میں کھول کر یہ اشتہار دیتا ہوں کہ اب اس کے بعد

اگر تم براہین احمدیہ کی قیمت کا مطالبہ کرو اور چاروں حصے بطور ویلیو پے ایبل میرے کسی دوست کو دکھا کر میری طرف بھیجدو اور میں اُن کی قیمت بعد لینے ان ہر چہار حصوں کے ادا نہ کروں تو میرے پر خدا کی لعنت ہو۔ اور اگر تم اعتراض سے باز نہ آؤ اور نہ کتاب کو واپس کر کے اپنی قیمت لو تو پھر تم پر خدا کی لعنت ہو۔ اسی طرح ہر ایک حق جو میرے پر ہو، ثبوت دینے کے بعد مجھ سے لے لو۔ اب بتلاؤ اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی حق کا مطالبہ کرنے والا یوں نہیں اٹھتا تو میں لعنت کے ساتھ اس کو اٹھاتا ہوں اور میں پہلے اس سے براہین کی قیمت کے بارے میں تین اشتہار شائع کر چکا ہوں جن کا یہی مضمون تھا کہ میں قیمت واپس دینے کو تیار ہوں۔ چاہیے کہ وہ میری کتاب کے چاروں حصے واپس دیں اور جن دراہم معدودہ کیلئے مر رہے ہیں وہ مجھ سے وصول کریں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی 15 دسمبر 1900ء

(اربعین نمبر 4 صفحہ 456، 457، 458

مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 456، 457، 458 از مرزا غلام احمد صاحب)

دوستو! چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب پیشگی رقم دینے والوں کی فہرست دیکھ کر انہیں رقم واپس کر دیتے خواہ منی آرڈر کر کے یا خود جا کے یا کسی کو بھیج کے اور یہ بھی کہ چار حصوں کی رقم منہا کرتے، باقی چھیالیس حصوں کی رقم بغیر کسی چوں چراں کے ان کے حوالے کرتے یہ شرط کہ براہین احمدیہ کے وہ چاروں حصوں کو میرے حوالے کرو اور اپنا روپیہ لے لو۔ وہ چار حصے میرے کسی دوست کو دکھا کر میری طرف بھیج دو پھر میں قیمت ادا نہ کروں تو مجھ پر لعنت۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تیئیس سال پہلے کے چار حصے کسی کے پاس موجود نہ ہوں، پرانے ہو کر پھٹ پھٹ گئے ہوں۔ یا اس عرصہ میں وہ گم ہو گئے ہوں تو کیا انہیں بقایا چھیالس حصوں کی رقم نہیں ملے گی۔ دوستو! تمہیں ناگوار نہ گزرے یہ رقم ہضم کرنے کے بہانے نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ لوگ صرف قادیان ہی کے تو نہ تھے کہ چار حصے پہنچانے پر نہ وقت لگے گا اور نہ پیسے خرچ ہوں گے۔ یہ تو ہندوستان کے کونے کونے کا مسئلہ تھا، کوئی کراچی سے چلے، کوئی کوئٹہ سے، کوئی بمبئی سے، کوئی کلکتہ سے، کوئی دہلی سے، کوئی کہاں سے، کوئی کہاں سے۔ پھر مرزا صاحب کے دوستوں کو ڈھونڈے، انہیں گواہ بنا دے۔ وصول سو روپیہ ہو اور لگ سوا سو جائے اور یہ بھی وہ کہ جن کے پاس چار حصے محفوظ ہوں جن کے پاس وہ چار حصے نہ ہوں ضائع ہو گئے ہوں وہ بیٹھے ڈھول بجائیں۔

دوستو! ایک دفعہ پھر حدیث شریف کو غور سے دیکھیں، پڑھیں جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ مسیح موعود کے زمانے امن کا یہ حال ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ، گائے چیتوں کے ساتھ، بکریاں بھڑیا کے ساتھ چریں

گے۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ زمین مسلمانوں سے ایسے بھر جائے گی جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ مسیح موعود مال بانٹے گا کہ لینے والا کوئی بھی نہ ملے گا۔ وہاں یہ بھی فرمایا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں پوری دنیا میں اسلام ہوگا۔ تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے اور یہ مرزا صاحب کو بھی تسلیم ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں

''اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر ہو جائے''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 275، مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 275 از مرزا غلام احمد صاحب)

تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دیا جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اس تکمیل کیلئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

(چشمہ معرفت صفحہ 90، 91 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 90، 91 از مرزا غلام احمد صاحب)

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ**

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تھا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت اُن سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت ظہور میں آئے گا کیونکہ اس عالمگیر غلبہ کیلئے تین امر کا پایا جانا ضروری ہے جو کسی پہلے زمانہ میں وہ پائے نہیں گئے۔

(اول) یہ کہ پورے اور کامل طور پر مختلف قوموں کے میل ملاقات کیلئے آسانی اور سہولت کی راہیں کھل جائیں اور سفر کی ناقابل برداشت مشقتیں دور ہو جائیں اور سفر بہت جلدی طے ہو سکے گویا سفر سفر ہی نہ رہے اور سفر کو جلد طے کرنے کے لئے فوق العادت اسباب میسر آجائیں کیونکہ جب تک مختلف ممالک کے باشندوں کیلئے ایسے اسباب اور سامان حاصل نہ ہوں کہ وہ فوق العادت کے طور پر ایک دوسرے سے مل سکیں اور بآسانی ایک دوسرے کی ایسے طور سے ملاقات کر سکیں کہ گویا وہ ایک ہی شہر کے باشندے ہیں تب تک ایک قوم کے لئے یہ

موقعہ حاصل نہیں ہوسکتا کہ وہ یہ دعویٰ کریں کہ اُن کا دین تمام دنیا کے دینوں پر غالب ہے کیونکہ غلبہ دکھلانے کیلئے یہ شرط ہے کہ ان تمام مذاہب کا لوگوں کو علم بھی ہو جن پر غالب ہونے کا اظہار بھی کیا گیا ہے اور نیز جن کو مغلوب سمجھا گیا ہے۔ وہ بھی اس بات کا علم رکھتے ہوں کہ ہم اس الزام کے نیچے ہیں اور یہ تو تبھی ہوسکتا ہے کہ مختلف ممالک کے لوگ ایسے باہم قریب ہو جائیں کہ گویا وہ ایک ہی محلہ میں رہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ظہور میں نہیں آسکا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کئی قومیں زمین کے دور دراز کناروں پر آباد تھیں اور پیغام پہنچانے اور سفر کرنے اور باہمی جلد ملاقات کرنے کے وہ سامان موجود نہ تھے کہ جواب اس وقت ہمارے اس زمانہ میں موجود ہیں۔

(چشمہ معرفت صفحہ 91، 92، مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 91، 92 از مرزا غلام احمد صاحب)

(2) دوسرا امر جو اس بات کے سمجھنے کے لئے شرط ہے کہ ایک دین دوسرے تمام دینوں پر اپنی خوبیوں کے رُو سے غالب ہے، جو دنیا کی تمام قومیں آزادی سے باہم مباحثات کر سکیں اور ہر ایک قوم اپنے مذہب کی خوبیاں دوسری قوم کے سامنے پیش کر سکیں اور نیز تالیفات کے ذریعہ سے اپنے مذہب کی خوبی اور دوسرے مذاہب کا نقص بیان کر سکیں اور مذہبی کشتی کیلئے دنیا کی تمام قوموں کو یہ موقعہ مل سکے کہ وہ ایک ہی میدان میں اکٹھے ہو کر ایک دوسرے پر مذہبی بحث کے حملے کریں اور جیسا کہ دریا کی ایک لہر دوسری لہر پر پڑتی ہے۔ ایک دوسرے کے تعاقب میں مشغول ہوں اور یہ مذہبی کشتی نہ ایک دو قوم میں بلکہ عالمگیر کشتی ہو جو دنیا کی قوموں میں سے کوئی قوم اس کشتی سے باہر نہ ہو۔ سو اس قسم کا غلبہ اسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میسر نہیں آسکا۔ کیونکہ اول تو اس زمانہ میں دنیا کی تمام قوموں کا اجتماع ناممکن تھا اور پھر ما سوا اس کے جن قوموں سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ پڑا، اُن کو مذہبی امور میں دلائل سننے یا دلائل سنانے سے کچھ غرض نہ تھی بلکہ انہوں نے اٹھتے ہی تلوار کے ساتھ اسلام کو نابود کرنا چاہا اور عقلی طور پر اس کے رد کرنے کیلئے قلم نہیں اٹھائی۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کی کوئی ایسی کتاب نہیں پاؤ گے۔ جس میں اسلام کے مقابل پر عقل یا نقل کے رنگ میں کچھ لکھا گیا ہو بلکہ وہ لوگ صرف تلوار سے ہی غالب ہونا چاہتے تھے اس لئے خدا نے تلوار سے ہی اُن کو ہلاک کیا مگر ہمارے اس زمانہ میں اسلام کے دشمنوں نے اپنے طریق کو بدل لیا ہے اور اب کوئی مخالف اسلام کا اپنے مذہب کیلئے تلوار نہیں اٹھاتا اور یہی حکمت ہے کہ مسیح موعود کیلئے یضع الحرب کا حکم آیا یعنی جنگ کی ممانعت ہوگی اور تلوار کی لڑائیاں موقوف ہوگئیں اور اب قلمی لڑائیوں کا وقت ہے اور چونکہ ہم قلمی لڑائیوں کے لئے آئے ہیں۔ اس لئے بجائے

لوہے کی تلوار کے لوہے کی قلمیں ہمیں ملی ہیں اور نیز کتابوں کے چھاپنے اور دور دراز ملکوں تک اُن تالیفات کے شائع کرنے کے ایسے سہل اور آسان سامان ہمیں میسر آ گئے ہیں کہ گذشتہ زمانوں میں سے کسی زمانہ میں اُن کی نظیر پائی نہیں جاتی۔ یہاں تک کہ وہ مضمون جو برسوں تک لکھنے ناممکن تھے وہ دنوں میں لکھے جاتے ہیں۔ ایسا ہی وہ تالیفات جن کا دور دراز ملکوں میں پہنچانا مدت ہائے دراز کا کام تھا۔ وہ تھوڑے وہی دنوں میں ہم دنیا کے کناروں تک پہنچا سکتے ہیں اور اپنی حجت بالغہ سے تمام قوموں کو مطلع کر سکتے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ اشاعت اسلام اور اتمام حجت ناممکن تھی کیونکہ اس وقت نہ کتابوں کے چھاپنے کے آلات تھے اور نہ دوسرے ممالک میں کتابوں کے پہنچانے کے لئے سہل اور آسان طریق میسر تھے۔

(3) تیسرا امر جو اس بات کو تمام دنیا پر واضح کرنے کے لئے شرط ہے کہ فلاں دین بمقابل دنیا کے تمام دینوں کے خاص طور پر خدا سے تائید یافتہ ہے اور خدا کا خاص فضل اور خاص نصرت اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بمقابل دنیا کی تمام قوموں کے ایسے طور سے تائید الٰہی کے آسمانی نشان اس کے شامل ہوں کہ دوسرے کسی دین کے شامل حال نہ ہوں۔ اور بغیر درجہ انسانی ہاتھوں کے خدا دوسرے دینوں کو تباہ کرتا جائے اور اُن کے اندر سے روحانی برکت اٹھالے مگر وہ دین دوسرے دینوں کے سامنے خدا کے چمکدار نشانوں سے اپنی ممتاز حالت ثابت کریں اور دنیا کے اس سرے سے اس سرے تک کوئی مذہب نشان آسمانی میں اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ باوجود اس بات کے کہ کوئی حصہ آبادی دنیا کا اس دعوت مقابلہ سے بے خبر نہ ہو۔ یہ امر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کامل ظہور پذیر ہونا ناممکن تھا کیونکہ اس کے لئے یہ شرط تھی کہ دنیا کی تمام قوموں کو جو مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال میں رہتی ہیں یہ موقعہ مل سکے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابل پر اپنے مذہب کی تائید میں خدا سے چاہیں جو آسمانی نشانوں سے اس مذہب کی سچائی پر گواہی دے مگر جس حالت میں ایک قوم دوسری قوم سے ایسی مخفی اور محجوب تھی کہ گویا ایک دوسری دنیا میں رہتی تھی۔ تو یہ مقابلہ ممکن نہ تھا اور نیز اس زمانہ میں ابھی اسلام کی تکذیب انتہا تک نہیں پہنچی تھی اور ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ خدا کی غیرت تقاضا کرے کہ اسلام کی تائید میں آسمانی نشانوں کی بارش ہو مگر ہمارے زمانہ میں وہ وقت آ گیا کیونکہ اس زمانہ میں گندی تحریروں کے ذریعہ سے اس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی ہی کہ کبھی کسی زمانہ میں کسی نبی کی توہین نہیں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ثابت نہیں ہوتا کہ کسی عیسائی یا یہودی نے اسلام کے رد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں دو یا تین ورق کا رسالہ بھی لکھا ہو مگر اب کس قدر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھی گئیں اور اشتہار شائع کئے گئے اور اخباریں تمام دنیا میں پھیلائی گئیں کہ اگر وہ تمام جمع کی جائیں تو وہ ایک بڑے پہاڑے برابر طور مار ہوتا ہے بلکہ اس سے زیادہ۔ ان اندھوں نے اسلام کو ہر ایک برکت سے بے بہرہ قرار دیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آسمانی نشان نہیں دکھلایا اور اس بات پر زور دیا ہے کہ دنیا میں اسلام کا نام و نشان نہ رہے اور ایک عاجز انسان کی خدائی ثابت کرنے کیلئے خدا کے پاک دین اور پاک رسول کی وہ توہین کی گئی ہے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی دین اور کسی رسول کی ایسی توہین نہیں ہوئی۔ اور درحقیقت یہ ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ شیطان نے اپنے تمام ذریات کے ساتھ ناخنوں تک زور لگا رہا ہے کہ اسلام کو نابود کر دیا جاوے اور چونکہ بلاشبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اس لئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اس کی اصلاح کے لئے کوئی خدا کا مامور آوے۔ پس وہ مسیح موعود ہے موجود ہے اور زمانہ حق رکھتا تھا کہ اس نازک وقت میں آسمانی نشانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی دنیا پر حجت پوری ہو۔ سو آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور آسمان جوش میں ہے کہ اس قدر آسمانی نشان ظاہر کرے کہ اسلام کی فتح کا نقارہ ہر ایک ملک میں اور ہر ایک حصہ دنیا میں بج جائے۔ اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کو تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا اجلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو۔ آمین ثم آمین۔

(چشمہ معرفت صفحہ 83، 84، 85، 86، 87 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 92، 93، 94، 95 از مرزا غلام احمد)

دوستو! مرزا صاحب کی مذکورہ بالا عبارت بار بار پڑھیں کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مہدی معہود کے زمانہ میں دنیا میں پورا مکمل اسلام ہوگا۔ سوائے اسلام کے دوسرا کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا۔ مہدی معہود کی یہ ایک علامت ہے۔ حدیث شریف میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی یہی علامت بیان فرمائی ہے اور مرزا صاحب نے بھی اسے تسلیم فرمایا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ کیا یہ علامت پوری ہوگئی ہے۔ اگر ہوگئی ہے تو واقعہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور پوری نہیں ہوئی تو مرزا صاحب مسیح موعود نہیں ہیں۔

دوستو! اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بہانگ دہل نقارے کی چوٹ پر فرمایا کہ مہدی معہود مسیح موعود کے زمانہ میں زمین مسلمانوں سے ایسے بھر جائیگی جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور مرزا صاحب نے یہ بھی تسلیم کیا ہے اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود میں ہوں اور میرے ہی زمانہ میں اسلام کمال کو پہنچے گا لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب کو 1861ء سے الہام اور خوابوں کا سلسلہ شروع ہوا اور مہدی بن کر

دنیا میں ظہور فرمایا اور 1908 میں دنیا سے رخصت ہوئے۔ پورے 48 برس تک اسلام کمال کو نہ پہنچا اور مرزا صاحب کو 2009ء تک فوت ہوئے 101 برس ہو چکے۔ اسلام بجائے کمال کو پہنچنے کے زوال کی طرف جارہا ہے اور یہ کہ بجائے مسلمانوں سے زمین بھر جانے کے خالی ہورہی ہے۔ اس وقت دنیا کی کل آبادی ساڑھے چھ ارب ہے۔ جن میں مسلمان صرف ایک ارب تین کروڑ ہیں۔ باقی سب غیر مسلم ہیں۔ فرمایئے۔ مرزا صاحب کے آنے اور نہ آنے میں کیا فرق ہے۔

عربی کا مقولہ ہے الان کما کان اب بھی وہی حال ہے جو پہلے تھا۔۔۔۔ وہی ہے چال بے ڈھنگی، جو پہلے تھی۔ بلکہ مرزا صاحب کے آنے پر بجائے اسکے کہ مسلمانوں سے زمین بھر جاتی الٹا خالی ہوگئی ہے پوچھو کیسے؟ وہ اسطرح کہ

مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:

میری کتابوں کو سب مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میرے دعووں کی تصدیق کرتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد نہیں مانتے۔

(روحانی خزائن ج 5 آئینہ کمالات اسلام ص 548/547 تصنیف جناب مرزا صاحب)

اور جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے۔

(انوار اسلام ص 30 روحانی خزائن جلد 9 ص 31 جناب مرزا صاحب)

فتوی کفر

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جسکو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں۔

(بحوالہ تذکرہ مجموعہ الہامات و مکاشفات جناب مرزا صاحب ص 607 حقیقۃ الوحی ص 167/163)

مجھے الہام ہوا جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

(بحوالہ کلمۃ الفصل ص 39 تصنیف بشیر احمد بی۔اے)

جو شخص میرا مخالف ہے، وہ عیسائی' یہودی' مشرک ہے۔

(روحانی خزائن جلد 18 نزول المسیح ص382 تصنیف جناب مرزا صاحب)

ہر ایک شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(بحوالہ کلمۃ الفصل ص20 تصنیف صاحبزادہ بشیر احمد بی۔اے)

پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کو الہام کے ذریعہ اطلاع دی کہ تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں اور نہ صرف یہ اطلاع دی' بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ۔ دوسری بات یہ کہ حضرت صاحب نے عبدالحکیم خان کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا۔ تیسرے یہ کہ مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔

چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لئے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔

(کلمۃ الفصل ص۳۵ تصنیف صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بی۔اے)

کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(بحوالہ آئینہ صداقت ص35 تصنیف مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیاں)

دوستو! فرمایئے سکھ' ہندو' عیسائی اور یہودی تو پہلے ہی کافر تھے۔ باقی رہے مسلمان وہ بھی کافر ہو گئے۔ صرف مٹھی بھر احمدی مسلمان ہوئے جو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ مرزا صاحب کے تشریف لانے پر مسلمان کم ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسیح موعود مہدی معہود کے زمانے میں زمین مسلمانوں سے بھر جائے گی، یہاں بجائے بھر جانے کے الٹا خالی ہو گئی ہے۔

دوستو! یہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی چار شناختوں کا ذکر ہوا ہے کہ یہ چار شناختیں مسیح موعود مہدی معہود کی ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے زمانے میں اسلام کمال کو پہنچا ہوا ہوگا۔ دوسری یہ کہ زمین مسلمانوں سے بھر جائیگی۔ جس طرح برتن پانی سے بھرتا ہے۔ دنیا میں صرف مسلمان ہوں گے، کوئی کافر نہ ہوگا۔ تیسری یہ کہ

وہ مال تقسیم کریں گے لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔ چوتھی یہ کہ زمین میں امن ہوگا کہ اونٹ شیر کے ساتھ، گائے چیتے ساتھ بکری بھیڑئیے کے ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ ان میں کوئی کسی کو تکلیف ضرر نہ پہنچائیں گے۔ اس پر میں تفصیل سے تبصرہ کر آیا ہوں۔ ایک دفعہ آپ پھر مطالعہ کریں۔ کیا یہ چاروں علامتیں مرزا صاحب کے زمانہ میں پائی گئی ہیں۔ اگر پائی گئی ہیں تو مرزا صاحب مسیح موعود مہدی معہود ہیں ورنہ نہیں۔
دوستو! انسان معمولی قیمت کی مٹی کی ہانڈی خریدتا ہے، اسے اچھی طرح انگلی سے بجا کے دیکھتا ہے کہیں سے ٹوٹی ہوئی تو نہیں یا ایسا تو نہیں کہ اچھی طرح پکی نہ ہو کچی رہ گئی ہو۔ یہ تو ایمان کے سودے ہیں۔ کفر اور اسلام کی بات ہے۔ جنت اور جہنم کا سوال ہے۔

دوستو! نزول مسیح کی تمام حدیثوں کا مطالعہ فرماویں۔ اس پر میرا ایک رسالہ حیات عیسیٰ از کتب مرزا' دوسرا رسالہ حیات عیسیٰ از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مطالعہ فرمائیں۔

دوستو! نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ عیسیٰ بن مریم آئیں گے۔

"والذی نفسی بیدہ لینزلن فیکم عیسی ابن مریم"

''اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم میں عیسیٰ ابن مریم آئیں گے''

دوستو! کتنی پختگی سے آپ علیہ السلام نے قسم کھا کر فرمایا کہ تم میں عیسیٰ ابن مریم ہی آئیں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ غلام احمد بن چراغ بی بی آئیں گے اب تمہارا کہنا کہ عیسیٰ بن مریم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مرزا غلام احمد ہے نہ کہ عیسیٰ بن مریم۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ خدا کی قسم مرزا غلام احمد قادیانی دجال کذاب' جھوٹا' بے ایمان اور لعنتی ہے' آپ نے اس سے پوچھا کیوں بھائی تو نے کہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال' کذاب' جھوٹا' بے ایمان اور لعنتی ہے۔ اس نے جواب دیا' ہاں کہا ہے لیکن میری مراد غلام احمد قادیانی سے چراغ الدین جموں والا ہے نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ آپ ایمان سے بتادیں اسے یہی کہو گیکہ ہاں ٹھیک ہے۔ اسی طرح کہتا رہ یا جوتے مارو گے۔ قادیانی دوستو! آپ نے دوکان پر نوکر رکھا اور حلف نامہ لیا کہ میں حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ میں ایکروپے کی بددیانتی نہیں کروں گا۔ بعد میں ہزاروں روپے کی بددیانتی پکڑی گئی، جی بھائی تو نے

توقسم کھا کر کہا کہ میں ایک پیسہ کی بددیانتی بھی نہیں کروں گا کہنے لگا میرے حلفیہ بیان اوران الفاظ سے کہ ایک پیسہ کی بددیانتی نہیں کروں گا یہ مراد تھی کہ ایک پیسہ بھی نہیں چھوڑوں گا۔فرمایئے کیا کہو گے ٹھیک ہے یا اسکا منہ کالا کر کے بازار کا چکر لگواؤ گے ہر چوک میں کھڑا کر کے جوتے مرواؤ گے۔

قادیانی دوستو! جو بات آدمی قسم کیساتھ بیان کرے اسکا وہی مطلب لیا جائیگا جو ظاہر ہوگا نہ اس میں تاویل کی جائے گی اور نہ کسی کا استثناء سمجھا جائے گا اور یہ بات مرزا صاحب بھی مانتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں کہ جو بات حضور ﷺ قسم کیساتھ بیان فرماویں۔اس میں تاویل نہیں ہوسکتی تو مرزا صاحب کیوں تاویلات سے کام لے رہے ہیں اور اپنے مانے ہوئے اصول پر پانی پھیر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ عیسیٰ ابن مریم سے میں مراد ہوں نہ کہ عیسیٰ ابن مریم۔وہ تو اب سے دو ہزار برس پہلے سے مر چکے ہیں۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ واقعی عیسیٰ علیہ السلام اگر مر چکے تھے تو آنے والا مرزا غلام احمد تھا تو آپ علیہ السلام نے کیوں کہا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے، آخر کیا مجبوری تھی کہ آپ ﷺ نعوذ باللہ نقل کفر کفر نہ باشد جھوٹی قسم کھا کر غلط بیانی کر رہے ہیں۔آنا تو مرزا صاحب نے تھا اور فرما رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں جو عربی میں ہیں۔

"فیکف یمکن التحلف فیما قال رسول اللہ ﷺ وحی من اللہ تعالیٰ مو کدا بنفسہ"

وہ بات کیسے پوری نہ ہوگی جسے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اپنی قسم کیساتھ پکا کر کے بیان فرما رہے ہیں۔

"والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاھر"

اورقسم کیساتھ بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جسطرح یہ بات بیان ہورہی ہے۔اسی طرح ظاہر پوری ہوگی لا تاویل فیہ ولا استثناء نہ اسمیں تاویل ہوگی اور نہ اس سے کسی کا استثناء ہوگا۔والا فای فائدۃ کانت فی ذکر القسم اور اگر اسمیں تاویلیں کی جائیں اور کہا جائے کہ اسکا مطلب یہ نہیں یہ ہے تو قسم کھانے کا کیا فائدہ۔

(حمامۃ البشریٰ ص26/14)

دوستو! اب مرزا صاحب کی دوگلی پالیسی دیکھیں ایک طرف تو یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ جو بات قسم کیساتھ پختگی سے بیان فرمادیں اسکا جو ظاہری مطلب ہوگا وہی سمجھا جائے گا نہ اسمیں تاویل ہوگی اور نہ کوئی استثناء اور دوسری طرف یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد میں کہ

'والذی نفسی بیدہ لینزلن فیکم عیسی ابن مریم'

مجھے اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم میں عیسی ابن مریم آئیں گے۔

حالانکہ قسم کیساتھ بات کرنے کا مطلب یہی ہے کہ کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہے اگر قسم کھا کر بات کرنے کے بعد بھی بات واضح نہ ہو تو پھر قسم کھانے کا کیا فائدہ۔

دوستو! حدیث شریف میں ہے۔

"عن عائشةؓ قالت قلت یا رسول اللہ انی اری انی اعیش من بعدك فتأذن لی ان ادفن الی جنبك فقال وانی لی بذالك من موضع مافیہ الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسی بن مریم"

حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہؐ میرا خیال ہوتا ہے شاید میں آپ کے بعد تک زندہ رہوں گی تو آپ مجھ کو اس کی اجازت دیں کہ میں آپ کی پہلو میں دفن ہوں۔ آپ نے فرمایا میں اس کی بھلا کیسے اجازت دے سکتا ہوں یہاں تو صرف میری قبر اور ابوبکرؓ وعمرؓ کی قبریں اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مقدر ہے۔

(اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ص268 ج7)

دوستو!! حدیث شریف میں ہے: **عن عائشةؓ قالت قلت یا رسول اللہ انی اری انی اعیش من بعدك فتاذن لی ان ادن الی جنبك فقال وانی لی بذالك من موضع ما فیہ الا موضع قبری وقبر الی بکرہ و عمر و عیسیٰ بن مریم (اخرجہ ابن عساکر کذافی الکنز وفی فصل الخطاب باسناد المتغفری فی دلائل النبوۃ الہ)1279:**

دوستو!! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اماں عائشہ سے یہ فرمایا تھا تو آپ حیات تھے یا نہ تھے یقیناً تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حیات تھے یا نہ تھے یقیناً تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیات تھے یا نہ تھے یقیناً تھے۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کیوں مر گئے، اگر وہ مر گئے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں فرماتے کہ وہ میری قبر میں دفن ہوں گے پھر دیکھیں جس ترتیب سے فرمایا۔ اسی ترتیب سے وصال ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا وہ بھی پہنچ گئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیوں نہ پہنچیں گے۔ یقیناً پہنچیں گے۔

عن محمد بن يوسف بن عبدالله بن سلام عن ابيه عن جده قال مكتوب في التوارة صفة محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم و عيسىٰ بن مريم يدفن معه اخرجه عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تورات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس دفن ہوں گے۔

عن عبدالله بن سلام قال يدفن عيسىٰ مع رسول الله صلى الله عليه وسلم و صاحبيه فيكون قبره رابعا اخرجه البخاري في تاريخه و الطبراني (درمنثور صفحہ 245 جلد 2) عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دو جاں نثار یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دفن ہوں گے اور اس لحاظ سے ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

وقال ابو مودود وقد بقي في البيت موضع قبر ابوعود فرماتے ہیں روضہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ بچی ہوئی ہے۔

دوستو! اس وقت بات یہ چل رہی ہے کہ مرزا جی مسیح موعود قطعاً کسی صورت نہیں ہو سکتے۔ مسیح موعود کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں نشانی یہ فرمائی ہے کہ جب وہ مریں گے تو روضہ رسول ﷺ میں دفن ہونگے جیسا کہ آپ گذشتہ سطروں میں پڑھ چکے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب بجائے روضہ مبارک میں دفن ہونے کے قادیان میں دفن ہوئے ہیں۔

دوستو! نزول مسیح اور ظہور مہدی کے متعلق کوئی ایک حدیث بھی ایسی ہے جو مرزا صاحب کی صورت اور سیرت اور حالات زمانہ اور علامتوں کیساتھ بغیر حیلے بہانے' ظاہر مفہوم کو گھاڑے تاویلات کے چکروں میں' ظاہر ظاہر مرزا صاحب سے مطابقت کرتی ہو۔

ایک مرتبہ میرے پاس تین صاحب تشریف لائے اور کہنے لگے ہم آپ کو دعوت دینے آئے ہیں کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود، مہدی معہود مان لیں اور احمدی ہو جائیں میں نے کہا یہ دعوت اُسے دیں جو مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کا قائل ہو میں نہ کسی مسیح موعود کے آنے کا قائل ہوں اور نہ مہدی معہود کا۔ کہنے لگے یہ حدیث شریف کی کتابوں میں مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کا ذکر نہیں ہے؟ میں نے کہا کہیں نہیں۔ یہ میرے پاس سب کتابیں موجود ہیں آپ ایک حدیث دکھادیں بے شک وہ ضعیف، موضوع اور باطل ہی کیوں نہ ہوں جن میں یہ ذکر ہو کہ کوئی مسیح موعود یا مہدی معہود کے نام سے آخر زمانے میں آئیگا منہ مانگا انعام دوں گا کہنے لگے تین دن کی مہلت دیں ہم آکر آپ کو دکھلائیں گے میں نے کہا تین دن کیا آپ کو تین سال کی مہلت ہے لیکن آپ کبھی نہیں آئیں گے خیر وہ چلے گے تقریبا دو اڑھائی سال کے بعد میں وہیں بیٹھا تھا کہ دو آدمی آئے السلام علیکم! وعلیکم السلام۔ بسم اللہ جی کہاں سے آئے ہیں کہنے لگے آپ نے نہیں پہچانا۔ جی نہیں ہم وہی ہیں جو آپ کو احمدیت کی دعوت دینے آئے تھے۔ اچھا! کیسے آئے ہو۔ تم اس دن تین آدمی تھے۔ وہ تیسرا کہاں ہے؟ کہنے لگے وہ ہمارے مربی صاحب تھے۔ ہم آپ سے رخصت ہو کر چار دن تک چپ رہے پھر اسے کہا کہ چلیں حافظ صاحب کو مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے پر جو حدیثیں ہیں دکھلائیں۔ آپ وعدہ کر آئے تھے آج کل کرتے کرتے دو اڑھائی سال گزار دیئے اور آنے پر تیار نہیں ہوا۔ آج سے کوئی ایک ہفتہ پہلے ہم نے اسے کچھ سختی سے کہا کیوں نہیں چلتے کیا واقعی جسطرح حافظ صاحب کہتے تھے کہ کوئی حدیث نہیں ہے اور نہ کسی مسیح موعود نے آنا ہے اور نہ مہدی معہود نے۔ کہنے لگا حدیثیں بہت ہیں لیکن ایک حدیث بھی ایسی نہیں جو مرزا صاحب پر یا مرزا صاحب کے زمانے پر فٹ آئے، سب حدیثیں مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے زمانہ کے خلاف جاتی ہے مثلا حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے کہ میری بیٹی فاطمہ کی اولاد سے ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ امام حسن کی اولاد سے ہوگا۔ مرزا صاحب مغل برادری سے ہیں۔

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام مر گئے ہیں۔ آنے والا مہدی میں ہوں حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ امام مہدی کے پیچھے عیسی علی السلام نماز پڑھیں گے۔ (ترجمان السنۃ ص399)

دوسری حدیث میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جسکے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ میری اولاد میں سے ہوگا۔

(ترجمان السنۃ ص399)

تیسری حدیث میں ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(ترجمان السنۃ ص399)

چوتھی حدیث: جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے تو امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(ترجمان السنۃ ص399)

پانچویں حدیث: جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(ترجمان السنۃ ص400)

چھٹی حدیث: جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(ترجمان السنۃ ص400)

ساتویں حدیث: جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(ترجمان السنۃ ص400)

آٹھویں حدیث: عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔

(ترجمان السنۃ ص586)

نویں حدیث: مضمون وہی ہے۔

(ترجمان السنۃ ص588)

دسویں حدیث: مضمون وہی ہے۔ (ترجمان السنۃ ص590)

حدیث شریف میں ہے مہدی حج کرے گا مرزا صاحب کو مکہ شریف کی ہوا بھی نہیں لگی۔

حدیث شریف میں ہے مہدی مال تقسیم کرے گا کوئی لینے والا نہیں ہوگا مرزا صاحب خود ساری زندگی مانگتا رہا ہے۔

حدیث شریف میں ہے مہدی کے زمانہ میں مسلمانوں سے زمین بھر جائے گی جس طرح برتن پانی سے بھر جاتا ہے۔ مرزا صاحب کے زمانے میں بجائے بھر جانے کے خالی ہوگئی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ مہدی کے زمانہ میں تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے صرف ایک اسلام ہوگا

"ویکون کلمة واحدة فلا یعبد الا الله"

''صرف ایک ہی کلمہ ہوگا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی پوجا نہ ہوگی''

مرزا صاحب کے آنے سے بجائے فرقوں کے کم ہونے کے ایک فرقہ زیادہ ہوگیا ہے وہ فرقہ قادیانی ہے پہلے اس کا نام ونشان تک نہ تھا ہاں ہندو یہودی سکھ عیسائی اور مسلمان تھے۔

دوستو! حدیثیں 9 قسم کی ہیں۔ ان کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق ہے۔ کچھ حدیثیں وہ ہیں کہ ان میں صرف عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کچھ وہ ہیں کہ ان میں صرف مہدی علیہ السلام کا ذکر ہے، کچھ وہ ہیں کہ ان میں صرف دجال کا ذکر ہے۔ کچھ وہ ہیں کہ ان میں عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کا ذکر ہے، کچھ وہ ہیں کہ ان میں عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کا ذکر ہے۔ کچھ وہ ہیں کہ ان میں عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام اور دجال کا ذکر ہے کچھ حدیثیں ابن صیاد سے متعلق ہیں جس کے متعلق بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا خیال تھا کہ شاید یہی دجال ہو، کچھ احادیث خروج السفیانی سے متعلق ہیں۔ یہ وہ شخص ہے جو معہ اپنی فوج کے مقام بیدار میں دھنسا دیا جائیگا۔ کچھ احادیث آثار قیامت سے متعلق ہیں۔ تقریباً یہ 90 حدیثیں بنتی ہیں۔ ان ساری حدیثوں میں سے کسی ایک حدیث کا ایک لفظ بھی مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے زمانہ پر فٹ نہیں آتا۔ ماسوا اس کے کہ تاویلوں کے چکر میں پڑ کر اور یہ کہہ کر اس کا مطلب یہ نہیں، یہ ہے، یہ نہیں ہے کے سوا اور کچھ نہیں۔

دوستو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود مہدی معہود کی ایک نشانی یہ بھی بتلائی تھی کہ وہ حج کرے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ضرور مقام فج روحاء سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔ رواہ مسلم۔ کیا مرزا صاحب نے حج کیا ہے۔ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں لیکن یہ پیشگوئی ٹل گئی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا ہے۔ یہ پیشگوئی کس نے کی تھی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیکن یہ پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ مرزا جی نے حج نہیں کیا۔

دوستو! آپ کے واسطے دو باتیں ہیں یا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہ مانو کیونکہ اگر آپ نبی ہوتے تو آپ کی

پیشگوئی ضرور پوری ہوتی۔ مرزا صاحب حج ضرور کرتے یا پھر مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ مانو کیونکہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود مہدی معہود ہوتے تو ضرور حج کرتے۔

دوستو! مرزا صاحب سے یہ سوال ہوا تھا کہ آپ نے حج کیوں نہیں کیا۔ مرزا صاحب نے جواب دیا وہ ملاحظہ فرماویں۔

قولہ: ''باوجود مقدرت کے حج نہیں کیا۔'' (یہ میری ذات پر حملہ ہے)

اقول: اس اعتراض سے آپ کی شریعت دانی معلوم ہوگئی۔ گویا آپ کے نزدیک مانع حج صرف ایک ہی امر ہے کہ زادِراہ نہ ہو۔ آپ کو بوجہ اس کے کہ دنیا کی کشمکش میں عمر کو ضائع کیا، اس قدر سہل اور آسان مسئلہ بھی جو قرآن اور احادیث اور فقہ کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے معلوم نہ ہوا کہ حج کا مانع صرف زادراہ نہیں اور بہت سے امور ہیں جو عنداللہ حج نہ کرنے کے لئے عذر صحیح ہیں۔ چنانچہ ان میں سے صحت کی حالت میں کچھ نقصان ہونا ہے اور نیز اُن میں سے وہ صورت ہے کہ جب راہ میں یا خود مکہ میں امن کی صورت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **من استطاع الیہ سبیلا**۔ عجیب حالت ہے کہ ایک طرف بداندیش علماء مکہ سے فتویٰ لاتے ہیں کہ یہ شخص کافر ہے اور پھر کہتے ہیں کہ حج کے لئے جاؤ اور خود جانتے ہیں کہ جبکہ مکہ والوں نے کفر کا فتویٰ دے دیا تو اب مکہ فتنہ سے خالی نہیں اور خدا فرماتا ہے کہ جہاں فتنہ ہو اس جگہ جانے سے پرہیز کرو۔ سو میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسا اعتراض ہے۔ ان لوگوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ فتنہ کے دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی حج نہیں کیا۔ اور حدیث قرآن سے ثابت ہے کہ فتنہ کے مقامات میں جانے سے پرہیز کرو۔ یہ کس قسم کی شرارت ہے کہ مکہ والوں میں ہمارا کفر مشہور کرنا اور پھر بار بار حج کے بارے میں اعتراض کرنا۔ نعوذ باللہ من شرورھم۔ ذرہ سوچنا چاہیے کہ ہمارے حج کی ان لوگوں کو کیوں فکر پڑ گئی۔ کیا اس میں بجز اس بات کے کوئی اور بھید بھی ہے کہ میری نسبت ان کے دل میں یہ منصوبہ ہے کہ یہ مکہ کو جائیں اور پھر چند اشرار الناس پیچھے سے مکہ میں پہنچ جائیں اور شورِ قیامت ڈال دیں کہ یہ کافر ہے اسے قتل کرنا چاہیے۔ سو بر وقت ورودِ حکم الٰہی ان احتیاطوں کی پروا نہیں کی جائیگی۔ مگر قبل اس کے شریعت کی پابندی لازم ہے اور مواضع فتن سے اپنے تئیں بچانا سنت انبیاء علیہم السلام ہے۔ مکہ میں عنانِ حکومت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو ان مکفرین کے ہم مذہب ہیں۔ جب یہ لوگ ہمیں واجب القتل ٹھہراتے ہیں تو کیا وہ لوگ ایذاء سے کچھ فرق کریں گے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ** پس ہم گنہگار ہوں گے اگر دیدہ دانستہ تہلکہ کی طرف قدم اٹھائیں گے اور حج کو جائیں

گے اور خدا کے حکم کے برخلاف قدم اٹھانا معصیت ہے۔ حج کرنا مشروط بشرائط ہے مگر فتنہ اور تہلکہ سے بچنے کے لئے قطعی حکم ہے جس کے ساتھ کوئی شرط نہیں۔ اب خود سوچ لو کہ کیا ہم قرآن کے قطعی حکم کی پیروی کریں یا اُس حکم کی جس کی شرط موجود ہے۔ باوجود تحقق شرط کے پیروی اختیار کریں۔

(ایام الصلح صفحہ 415، 416 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 415 تا 417 از مرزا غلام احمد صاحب)

دوستو! سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم نہ تھا کہ مسیح موعود کے واسطے حالات سازگار نہ ہوں گے یا تھا۔ اگر تھا تو آپ نے کیوں فرمایا کہ مسیح موعود مہدی معہود حج کریں گے اور اگر نہ تھا تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی طرف سے بغیر علم کے وہ بات کیوں کہی جس کا آپ کو علم نہیں تھا جب حضور علیہ السلام فرمارہے تھے کہ مسیح موعود مہدی معہود حج کرے گا، اللہ تعالیٰ نے کیوں نہیں فرمایا۔ میرے نبی یہ نہ کہیں کہ مسیح موعود مہدی معہود حج کریں گے کیونکہ ان کے واسطے حالات سازگار نہ ہوں گے۔ پھر یہ کہ حالات سازگار کیوں نہ ہوں گے کیا اللہ تعالیٰ سازگار نہیں بنا سکتے تھے۔

دوستو! اصل بات یہ ہے کہ مسیح موعود مہدی معہود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ضرور حج کریں گے۔ جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ پیشگوئی بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی، پھر ایسی کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ بیان فرما کر پکی کردی جو کسی صورت ٹل ہی نہیں سکتی۔ ہاں یہ قابل غور ضرور ہے کہ حج کون کرے گا جو سچ مچ مسیح موعود مہدی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بن کر آئے گا۔ نہ کہ مرزا صاحب۔ اس واسطے کہ نہ کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں نہ مہدی معہود۔

دوستو! مرزا صاحب فرماتے ہیں، میں حج ضرور کروں گا مگر (کب) جناب مرزا صاحب آپ خود اس سے متعلق فرماتے ہیں۔ ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی حج کو چلا جائے اگر بموجب نصوص قرآنیہ وحدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے۔ نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہیں تا اُن پر عمل کیا جائے۔ اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئے گا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہیے۔ اگر کچھ دیانت وتقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا۔ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا یہ کہ

پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا۔ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے۔ صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو لو ہم بہرحال حج کو جائیں گے۔ ہر چہ باداباد۔ لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں حج کی طرف رُخ کرنا خلاف پیشگوئی نبویؐ ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا۔ یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔ اب تو پہلا کام ہمارا جس پر خدا نے ہمیں لگا دیا ہے۔ دجالی فتنہ کو ہلاک کرنا ہے۔ کیا کوئی شخص اپنے آقا کی مرضی کے برخلاف کام کرسکتا ہے۔

(ایام الصلح صفحہ 416، 417 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 416 تا 417 از مرزا غلام احمد صاحب)

دوستو! فرمایئے ابھی دجال کفر اور دجل سے باز نہیں آیا اور طواف بیت اللہ نہیں کیا کہ مرزا صاحب حج کریں۔ مرزا صاحب نے فرمایا دجال کو جب ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے وہی دن ہمارے حج کے ہوں گے کیا ابھی تک دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا نہیں ہوئے کہ مرزا صاحب حج کریں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتنہ دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیشگوئی نبیؐ ہے کیا ابھی تک مرزا صاحب سے استیصال فتنہ دجالیہ نہیں ہوا کہ مرزا صاحب حج کریں۔

دوستو! مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ ہمارا حج تو اسوقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ مرزا صاحب حج کریں۔ دوستو! مرزا صاحب کی مذکورہ بالا عبارت بار بار پڑھو اور خود فیصلہ کرو کہ مرزا صاحب کے حج نہ کرنے نے یہ ثابت نہیں کردیا کہ مرزا صاحب نہ مسیح موعود ہیں نہ مہدی معہود۔

دوستو! مرزا صاحب فرماتے ہیں، پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتنہ دجالیہ ہے۔ کیا مرزا صاحب فتنہ دجالیہ کا استیصال کر گئے ہیں۔ مرزا صاحب کے زمانہ میں کون کون سے فتنے تھے۔ ایک فتنہ سکھوں کا تھا۔ دوسرا فتنہ

ہندو مذہب کا تھا۔ تیسرا فتنہ قادیانیت کا تھا۔ چوتھا فتنہ عیسائیت کا تھا۔ پادریوں نے مرزا صاحب کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔ پانچواں فتنہ غیر احمدیوں کا تھا۔ جنہوں نے آج تک دوستو!۔ احمدیت کی جان نہیں چھوڑی۔ آخر کار غیر مسلم اقلیت قرار دلوا کر دم لیا۔ دوستو! اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے تو ان سب فتنوں کا استیصال بھی ہو گیا ہوتا اور مرزا صاحب حج بھی کر آئے ہوتے۔

دوستو! مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے کفر اور باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ دوستو! ذرا بتا دیں، نام گنوائیں کون کون سے دجال ایمان لا کر حج کرنے گئے تھے۔ مرزا صاحب نے کوئی فہرست دی ہے کہ فلاں فلاں دجال ایمان لا کر حج کرنے گئے ہیں۔ کسی ایک پادری یا سکھ یا ہندو یا یہودی کا نام لیں۔

دوستو! مرزا صاحب نے گروہ کا لفظ فرمایا ہے۔ یعنی بہت سے دجال ایمان لا کر حج کرنے جائیں گے۔ ذرا ان کے نام تو گنوائیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک گروہ دجالوں کا ایمان لا کر حج تو کیا کرے گا۔ خود مرزا صاحب کو حج نصیب نہیں ہوا جس کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح موعود حج کرے گا۔

دوستو! صرف کان کی کھڑکیاں ہی نہیں بلکہ دل کی کھڑکیاں بھی کھول کر سن لو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے تو ضرور حج کرتے۔ مرزا صاحب کا حج نہ کرنا ہی مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے کی پکی دلیل ہے۔

دوستو! مرزا صاحب نے حج کرنے کا انکار نہیں کیا۔ ہاں یہ کہا ہے کہ ہمارا حج تو تب ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے تائب ہو کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ (ایام الصلح صفحہ 416 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 416 از مرزا غلام احمد صاحب) دوستو! اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے تو ہرگز نہ مرتے جیتے رہتے۔ یہاں تک کہ دجال خروج کرتا پھر وہ دجل سے باز آ کر بیت اللہ کا طواف کرتا اور مرزا صاحب حج کرتے اور پھر مرتے کیوں کہ مرزا صاحب کا کہنا ہے کہ حدیث صحیح سے یہی ثابت ہے۔ لیکن نہ دجال نے خروج کیا اور نہ وہ دجل سے باز آیا اور نہ اس نے طواف بیت اللہ کیا اور نہ مرزا صاحب نے حج کیا۔ دوستو! مرزا صاحب فرماتے ہیں یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیوں کہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا۔ یہ تو مرزا صاحب کا کہنا ہے۔ اب حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کا ارشاد بھی سنیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

عمن ابن حضین قال رسول الله تعالیٰ صلی الله علیه وسلم لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق علی من ناواهم حتی یقاتل آخراهم المسیح الدجال ابو دائو۔	ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی جو ان سے دشمنی کرے گا یہاں تک کہ آخری ان کا مسیح دجال کو قتل کرے گا۔ دوستو! اس حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ دجال قتل کیا جائے گا مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا بالکل سرتاپا غلط ہے۔

دوسری حدیث شریف:

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت رسول الله تعالیٰ صلی الله علیه وسلم مخرج الدجال فی یهودیته اصفهان حتی یاتی المدینة فینزل ناحیتها ولما یومئذ سبعت ابواب علی کل نقیب منا ملکان فیخرج الیها شرار اهلها حتی یاتی الشام مدینة بفلسطین بباب الد فینزل عیسیٰ علیه السلام فیقتله مسند احمد	اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دجال اصفہان کے یہودیوں کے ساتھ کے مل کر خروج یعنی نکلے گا اور مدینہ منورہ کے باہر پہنچے گا تو اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے جو دجال کو مدینہ شریف کے اندر نہ جانیں دیں گے۔ مدینہ میں اس وقت جتنے شریر لوگ ہوں گے۔ شہر سے نکل کر دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ شام باب لد میں پہنچے گے۔ یہ ایک شہر ہے فلسطین میں۔ وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

تیسری حدیث شریف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ جب دجال فتنہ پھیلائے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمادیں گے۔

فاذاراه عدو الله ذاب ما یذوب الملح فی الماء فلو ترکه لا نذاب حتی یهلك ولکن یقتله الله بیده فلیریهم دمه فی حربته	جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا دشمن یعنی دجال دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو یونہی چھوڑ دیں تو بھی وہ خود بخود گھل گھل کر ہلاک ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا قتل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے مقدر فرمایا ہے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے نیزہ میں اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔

دوستو! نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے کتنی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ دجال قتل ہوگا اسے قتل بھی عیسیٰ علیہ السلام کریں گے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام اسے یونہی چھوڑ دیں تو بھی خود بخود عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کے رعب سے اپنی موت مرجائے گا۔ باوجود اس سب کچھ کے اس کا قتل مقدر ہو چکا ہے اور ہو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے نہ کسی دوسرے ہاتھوں سے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں مرزا صاحب کا ارشاد بھی سنیں اور سنا پہلے بھی آیا ہوں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے۔ کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لاکر حج کرے گا سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔

(ایام الصلح صفحہ 417، مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 417 از مرزا غلام احمد صاحب)

اچھا جی نقل کفر کفر نہ باشد نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ غلط فرمایا اور مرزا صاحب نے جو کچھ فرمایا وہی ٹھیک ہے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کیا جو مرزا صاحب نے فرمایا وہ ہوا۔ مرزا صاحب کے کتنے دجالوں کے کفر اور ان کے باطل عذرات کو قتل کیا، کونسے دجالوں کا گروہ ایمان لاکر حج کرنے گیا۔ دجالوں میں سے کب اور کس دجال کو ایمان اور حج کا خیال پیدا ہوا۔ یہی دن مرزا صاحب کے حج کرنے کے تھے۔ کیا مرزا صاحب نے حج کیا یا بغیر حج کئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مرزا صاحب کے حج کرنے کے دن کیوں نہیں آئے۔ دوستو! سب سے بڑا دجال تو عبداللہ آتھم تھا جس نے پورے پندرہ دن مرزا صاحب سے مناظرہ کر کے جناب کو ناک چنے چبوائے۔ مرزا صاحب نے اپنی شکست اور شرمندگی پر پردہ ڈالتے ہوئے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں مرزا صاحب نے پیشن گوئی کی کہ پندرہ ماہ میں عبداللہ آتھم مرجائے گا۔ (روحانی خزائن جلد ۶ ص ۲۹۱)

لیکن پندرہ ماہ کی مدت پوری ہوگئی اور عبداللہ آتھم نہ مرا اس پر عیسائیوں نے مرزا جی کی جوگت بنائی وہ مرزا جی کے اپنے ہی قلم سے لکھی ہوئی تحریر مطالعہ فرمائیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں پادریوں نے آتھم کے معاملہ میں حق پوشی کر کے بہت شوخی اور امرتسر سے شروع کر کے پنجاب اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ناچتے پھرے اور بہروپ نکالے اور ایسا شور وغوغا کیا کہ ابتداء عمل داری انگریزی سے آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں مل سکتی اور اس جھوٹی خوشی میں جس کے مقابل انہی کا کانشنس ان کے منہ پر طمانچے مارتا تھا۔ بہت بُرا نمونہ دکھایا اور گندی گالیوں سے بھرے ہوئے میری طرف خط بھیجے اور وہ شور کیا اور وہ شوخی ظاہر کی کہ گویا ہزاروں فتح ان کو نصیب ہوگئیں۔ (سراج منیر ص ۵۵ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۵۵ از مرزا غلام احمد صاحب)

دوستو! اس وقت مرزا صاحب کی پیشگوئیوں پر بحث نہیں کر رہا یہ ایک الگ موضوع ہے۔ اس پر بھی انشاء اللہ العزیز ایک رسالہ لکھوں گا۔ اس وقت جو بات کہنی ہے وہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں دجال کے خروج کرنے اور فتنے فساد برپا کرنے کا ذکر ہے اور مرزا صاحب بھی مانتے ہیں اور وہ بھی دجال کے قائل ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ ایک ہستی کا نام دجال نہیں بلکہ ایک پورا دجالوں کا گروہ ہے اور وہ یہ پادری ہیں۔ مرزا صاحب یہ فرماتے ہیں یہ جو حدیث شریف میں آتا ہے۔ مسیح موعود دجال کو قتل کرے گا۔ قتل سے مراد جسم کا قتل کرنا نہیں بلکہ دجال کے باطل عذرات کا قتل کرنا مراد ہے۔ مرزا صاحب کا یہ بھی کہنا ہے کہ مسیح موعود میں ہوں۔ میں پادری دجالوں کے باطل عذرات کو قتل کروں گا اور آخر ایک گروہ دجالوں کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ وہی دن ہمارے حج کرنے کے بھی ہوں گے۔ لیکن مرزا صاحب دنیا سے کوچ کر گئے۔ اور حج نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ نہ مرزا صاحب مسیح موعود تھے۔ نہ پادری دجال تھے۔ اگر مرزا صاحب مسیح موعود اور پادری دجال ہوتے تو مرزا صاحب پادریوں کے باطل عذرات کو قتل کرتے اور جب پادریوں کے عذرات قتل ہوتے تو وہ ایمان لاتے اور ایمان لا کر حج کو جاتے اور چونکہ بقول مرزا صاحب وہی دن مرزا صاحب کے حج کرنے کے تھے۔ مرزا صاحب بھی حج کرتے لیکن مرزا صاحب بغیر حج کئے فوت ہوگئے۔ نتیجہ کیا نکلا۔ نہ مرزا جی مسیح موعود ہیں نہ پادری دجال۔ مسیح موعود حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں اور دجال وہی ہے۔ جیسے حضور علیہ السلام نے کانا دجال کہا ہے۔ جب دجال خروج کرے گا وہ فتنے فساد برپا کرے گا (جن فتنوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگنے کی دعا سکھلائی تھی کہ کہا کرو **اللھم انا نعوذ بك من فتنة المسیح الدجال** (اے اللہ ہم مسیح دجال کے فتنوں سے پناہ مانگتے ہیں) حضرت عیسٰی علیہ السلام نزول فرماویں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور پھر حج بھی کریں گے۔ جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام

التماسِ دعاء

تمام مسلمان احباب سے التماس ہے نمازِ پنجگانہ اور اس کے علاوہ جب بھی اپنے اور اپنے احباب کے لئے رب العالمین کے حضور دعا گو ہوں تو ہمارے وہ احباب جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں ہمارے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون (خصوصاً مالی تعاون) کیا ان کے فوت شدگان احباب کی مغفرت کے لئے بھی دعا کریں۔

اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پیارے محبوب ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے ان احباب کی تمام پریشانیاں رفع فرمائے اور ان کے کاروبار میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

ناظم ادارہ نفیس الحسینیہ

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ
اور ردقادیانیت کیلئے برسرپیکار

ادارہ نفیس الحسینیہ

الحمد اللہ ادارہ نفیس الحسینیہ نے مختصر سے عرصہ میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں تھوڑے ہی عرصہ میں کثیر تعداد میں لٹریچر اور کتب شائع کر کے پاکستان کے طول وعرض میں مفت تقسیم کی ہیں۔الحمد اللہ ثمہ الحمد اللہ سرپرست ادارہ حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی تصنیف کردہ کتب پڑھ کر اور حضرت اقدس کی گفتگو سن کر تقریباً 30 قادیانی توبہ تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں اور سینکڑوں کی تعداد میں قادیانی ہونے سے محفوظ ہوئے۔

ادارہ کے منصوبہ جات

1- عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں کانفرنس، جلسے، سیمینار اور ریلیوں کا اہتمام
2- دنیا کے کونے کونے میں مرزائیت کا تعاقب بذریعہ تحریر وتقریر
3- انٹرنیٹ کے ذریعے دنیا کے بیشتر ممالک میں ردقادیانیت کورس کا اہتمام
4- پاکستان کے تعلیمی اداروں، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کرام میں جذبہ تحفظ ختم نبوت کو اجاگر کرنا اور ردقادیانیت کیلئے ایک مکمل فورس تیار کرنا۔
5- طلباء کرام کیلئے ردقادیانیت کورسز کا اہتمام
6- طلباء کرام وعوام الناس کے درمیان عقیدہ ختم نبوت وردقادیانیت پر تحریری وتقریری مقابلوں کا اہتمام
7- عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور قادیانیت کا تعارف گھر گھر پہنچانے کیلئے خواتین کی جماعت کی تیاری

ادارہ کی ضروریات

☆ادارہ کیلئے مستقل عمارت
☆ایک وسیع اور جامع لائبریری
☆ایک عدد جدید مکمل کمپیوٹر سیٹ
☆ایک عدد فوٹو سٹیٹ مشین

(ان چیزوں کی اشد اور فوری ضرورت ہے)

اہل اسلام سے اپیل ہے کہ ادارہ کے ساتھ دامے، درمے، قدمے، سخنے تعاون فرما کر شفاعت محمدی ﷺ کے حقدار بنیں۔

اِدارہ نفیس الحسینیہ

جامع مسجد توحید
9-بی ون ٹاؤن شپ لاہور

Cell: 0300-4316028, 0300-4808818. Ph: 042-5120403, 8413927